حقیقت دجال

اور

فتنہ قادیانیت

www.KitaboSunnat.com

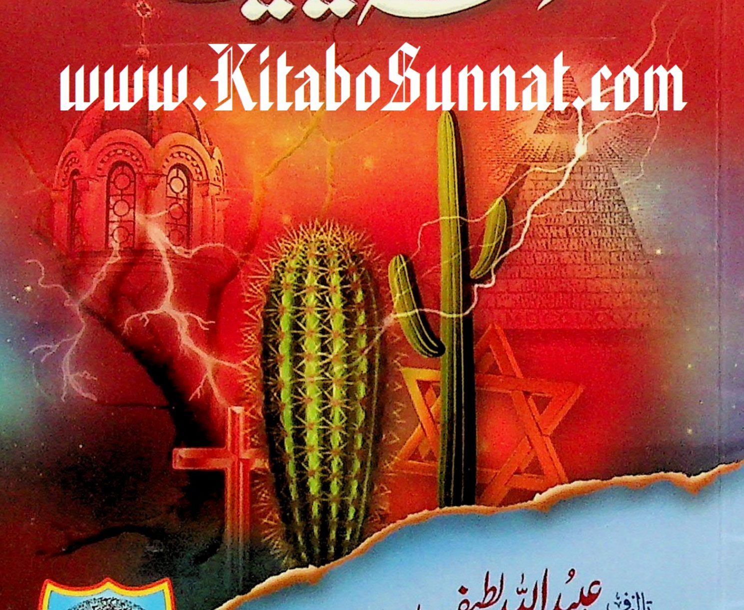

تالیف عبید اللہ لطیف

تقدیم ونظر ثانی

ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ مکی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

حقیقت دجال
اور
فتنہ قادیانیت

تالیف

عبداللطیف حفظہ اللہ

تقدیم ونظر ثانی

فضیلۃ الشیخ سعید احمد عنایت اللہ حفظہ اللہ

www.kitabosunnat.com

ناشر

خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد

0313-6265209 0304-6265209

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب : حقیقت دجال اور فتنہ قادیانیت

مصنف : عبیداللہ لطیف حفظہ اللہ

تقدیم ونظر ثانی : فضیلۃ الشیخ سعید احمد عنایت اللہ حفظہ اللہ

صفحات : 72

تعداد : 1100

طبع اول : اگست 2022ء

ناشر : خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد

ڈسٹری بیوٹر : دارالمصنفین، اُردو بازار لاہور

﴿ملنے کے پتے﴾

1۔ مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042.37230585

2۔ مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 04237244973

3۔ مکتبہ اسلامیہ بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد 0412634504

4۔ مکتبہ اہلحدیث نزد جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد 0412624007

5۔ مکتبہ دارالسلف محلہ آس داس جمن شاہ روڈ ٹنڈو آدم 03023353215

6۔ ادارہ تفہیم الاسلام احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور 03022186601

7۔ عبیداللہ لطیف جامعہ سلفیہ روڈ جمیل آباد فیصل آباد 03046265209

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب:..

منجانب:..

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿فہرست مضامین﴾

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	عرض مؤلف	5
2	تقدیم از فضیلۃ الشیخ مولانا سعید احمد عنایت اللہ حفظہ اللہ	13
3	تقریظ از فضیلۃ الشیخ مفتی عبدالعزیز بٹ حفظہ اللہ	16
4	دجال کے بارے میں اسلامی عقیدہ	18
5	دجال کے بارے میں قادیانی عقیدہ	30
6	دجال کے بارے میں قادیانی شبہات اور ان کے جوابات	51
7	دجال کی حقیقت نبی ﷺ پر منکشف ہوئی یا مرزا قادیانی پر؟	71

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف

جب برصغیر پاک و ہند میں صلیبی انگریزوں نے تجارت کی آڑ میں داخل ہو کر ایک سازش کے ذریعے مسلمانوں کی ہزار سالہ حکومت ختم کر کے ناجائز طور پر قبضہ کیا تو اس قبضہ کے خلاف سلفی العقیدہ مسلمانوں نے انگریزوں کے خلاف کھلا اعلان جنگ کر دیا ایسی صورتحال میں مسلمانوں میں سے جہادی جذبے کو ختم کرنے اور اصل اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنے کے لیے انگریزوں کو کسی ایسے ایجنٹ کی ضرورت تھی جو نہ صرف انگریزوں کی مکمل حمایت اور غلامی کو دین کا جزو قرار دے بلکہ اسلامی تعلیمات میں مکمل طور پر بگاڑ پیدا کر کے جہادی تگ و تاز کو روکنے کے لیے اپنا کردار ادا کر سکے۔ اس مقصد کے لیے انگریزوں کی نظر کرم ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیاں میں مقیم ایک انتہائی شاطر شخص مرزا غلام احمد قادیانی پر ٹھہری۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتب میں جا بجا جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت اور انگریز کی اطاعت کو لازم قرار دیا ہے بلکہ یہاں تک لکھا کہ

> ''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔''

(شہادت القرآن صفحہ: 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد: 6، صفحہ: 380)

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم میں سے جن کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ دل کر کے استوار
لوگوں کو بتائے کہ اب وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، صفحہ: 41 تا 44 مندرجہ روحانی خزائن جلد: 17، صفحہ 77 تا 80)

اسی طرح اپنے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی انگریز گورنر کے نام خط میں لکھتا ہے کہ:

"صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریز کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد: 2، طبع چہارم صفحہ 194 اور مرزا قادیانی)

اسی طرح لیلۃ القدر کے اسلامی تصور کو بھی مسخ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"وہ خدا تعالیٰ سورۃ القدر میں بیان فرماتا ہے بلکہ مومنین کو بشارت دیتا ہے کہ اس کا کلام اس کا نبی لیلۃ القدر میں آسمان سے اتارا گیا ہے۔ اور یہ ایک مصلح اور مجدد جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے وہ لیلۃ القدر میں ہی اترتا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس سے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا ہے۔ مگر در حقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ ایک زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے۔"

(فتح اسلام، صفحہ: 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد: 3، صفحہ: 32)

جبکہ لیلۃ القدر جو کہ ایک رات ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ))

(صحیح بخاری:2017)

"شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔"

اسی طرح فرشتوں کے نزول کے بارے میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی کا اسلام کے بالکل برعکس عقیدہ ہے کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح ہیں وہ ستاروں کے لئے جان کا حکم رکھتے ہیں۔ لہٰذا وہ ان ستاروں سے کبھی جدا نہیں ہوتے جبرائیل علیہ السلام کا سورج کے ساتھ تعلق ہے وہ خود اور حقیقتاً زمین پر نہیں اترتا اس کے نزول کا جو قرآن و حدیث میں ذکر ہے اس سے اس کی تاثیر کا نزول مراد ہے اور جو شکل و صورت جبرائیل وغیرہ فرشتوں کی انبیاء علیہم السلام دیکھتے تھے وہ عکسی تصویر تھی جو انبیاء علیہم السلام کے خیال میں مکمل ہو جاتی تھی۔ جیسے آئینہ دیکھنے والے کی صورت نظر آتی ہے۔ ملک الموت بھی بذات خود زمین پر اتر کر روح قبض نہیں کرتا بلکہ اس کی تاثیر سے روحیں قبض ہوتی ہیں۔ اپنے انہی عقائد کو بیان کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

"پس اصل بات یہ ہے کہ جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی و روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح روحانیت سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں یا نہایت سیدھے اور مواحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا اُن کو لقب دیں۔ درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام میں مستقر اور قرار گیر ہے۔ اور یہ حکمت کاملہ خداوند تعالیٰ زمین کی ہر ایک مستعد چیز کو اس کے کمال مطلوب تک پہنچانے کے لیے یہ روحانیت خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ ظاہری خدمات بھی بجا لاتے ہیں اور باطنی بھی جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے۔ ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور ہماری تمام روحانی قوتوں پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادوں کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔''

(توضیح مرام، صفحہ: 19، 20 مندرجہ روحانی خزائن، جلد: 3، صفحہ: 68، 67)

مرزا غلام احمد قادیانی مزید لکھتا ہے کہ:

''اب پھر میں ملائک کے ذکر کی طرف غور کر کے کہتا ہوں کہ قرآن شریف نے جس طرز سے ملائک کا حال بیان کیا ہے وہ نہایت سیدھی اور قریب قیاس راہ ہے اور بجز اس کے ماننے کے انسان کو کچھ بن نہیں پڑتا۔ قرآن شریف پر بدیدہ تعمق غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان بلکہ جمیع کائنات الارض کی تربیت ظاہری باطنی کے لیے بعض وسائط کا ہونا ضروری ہے اور بعض اشارات قرآنیہ سے نہایت صفائی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض وہ نفوس طیبہ جو ملائک سے موسوم ہیں ان کے تعلقات طبقات سماویہ سے الگ الگ ہیں بعض اپنی تاثیرات خاصہ سے ہوا کے چلانے والے اور بعض مینہ کے برسانے والے اور بعض اور تاثیرات کو اتارنے والے ہیں۔ پس اس میں کچھ شک نہیں کہ بوجہ مناسبت نوری وہ نفوس طیبہ ان روشن اور نورانی ستاروں سے تعلق رکھتے ہوں گے کہ جو آسمانوں میں پائے جاتے ہیں۔ مگر اس تعلق کو ایسا نہیں سمجھنا چاہیے کہ جیسے زمین کا ہر ایک جاندار اپنے اندر جان رکھتا ہے بلکہ ان نفوس طیبہ کو بوجہ مناسبت اپنی نورانیت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روشن کے جو روحانی طور پر انہیں حاصل ہے روشن ستاروں کے ساتھ ایک مجہول الکنہ تعلق ہے۔ اور ایسا شدید تعلق ہے کہ اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستاروں سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے تو پھر ان کے تمام قویٰ میں فرق پڑ جائے گا انہیں نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے تمام ستارے اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ اور جیسے خدا تعالیٰ تمام عالم کے لیے بطور جان کے ہے ایسا ہی (مگر اس جگہ تشبیہ کامل مراد نہیں) وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لیے جان کا ہی حکم رکھتے ہیں اور ان کے جدا ہونے سے ان کی حالت وجودیہ میں بکلی فساد راہ پا جانا لازمی وضروری امر ہے۔''

(توضیح مرام، صفحہ: 22 مندرجہ روحانی خزائن، جلد: 3، صفحہ: 70)

آگے چل کر مرزا غلام احمد قادیانی مزید لکھتا ہے کہ:

''قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبوں کے متعلق ایک ایک روح رکھتے ہیں جن کو نفوس کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں اور جیسے کواکب اور سیاروں میں با اعتبار ان کے قالبوں کے طرح طرح کے خواص پائے جاتے ہیں جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہیں ایسا ہی ان کے نفوس نورانیہ میں بھی انواع واقسام کے خواص ہیں جو باذن حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اور یہی نفوس نورانیہ کامل بندوں پر بشکل جسمانی متشکل ہو کر ظاہر ہو جاتے ہیں اور بشری صورت سے متمثل ہو کر دکھائی دیتے ہیں۔''

(توضیح مرام، صفحہ: 24-23 مندرجہ روحانی خزائن، جلد: 3، صفحہ 71،72)

محترم قارئین! دین اسلام میں انسان جہاں نماز پڑھنے پر اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے ہیں پر نماز نہ پڑھنے پر عذاب کا حق دار بھی ٹھہرتا ہے لیکن اس کے برعکس مرزا غلام احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے نزدیک بس نماز پڑھنی تو چاہیے لیکن پڑھنے پر اس کا نہ تو اجر و ثواب ہے اور نہ ہی نہ پڑھنے پر کسی قسم کا کوئی عذاب ہوگا اسی ضمن سیرت المہدی کی ایک روایت ملاحظہ فرمائیں جس میں مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''مائی بھاگو اور مائی بھانو صاحبہ قادر آباد نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مائی بھاگو اور بھانو ایک دن مسیح موعود کو پنکھا ہلا رہی تھیں کہ مائی بھانو نے دریافت کیا کہ حضور نماز پڑھنے کا ثواب ہوگا ؟ تو حضور نے فرمایا کہ ''نہ ثواب ہوگا نہ عذاب ہوگا۔ پانچ وقت کی نماز نہیں چھوڑنی چاہیے۔''

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 195,196 روایت نمبر 1302)

محترم قارئین! یہ تو تھا مرزا غلام احمد قادیانی کا فرشتوں کے نزول، وجود اور نماز کے اجر و ثواب کے بارے میں اسلامی تعلیمات کے بالکل برعکس نظریہ۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کے قرآن مجید میں مذکور تمام تر معجزات کا نہ صرف انکار کیا ہے بلکہ ان معجزات کو ماننے اور ان پر ایمان لانے کو بھی مشرکانہ عقیدہ قرار دیا ہے۔ اور دجال، یاجوج ماجوج اور دجال کے گدھے کے بارے میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی مکمل طور پر اسلام کے برعکس عقیدہ رکھتا ہے۔

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک یاجوج ماجوج سے مراد انگریز اور روسی اقوام ہیں۔ اور دجال سے کبھی دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھیں نہیں رکھتے، تو کبھی علمائے اسلام تو کبھی عیسائی پادری مراد ہیں۔ اسی طرح خر دجال سے مراد ریل گاڑی ہے۔ اسی طرح معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکار کر کے نہ صرف من مانی تحریفات کی ہیں بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو مسمریزم تک قرار دیا ہے۔ اگر ہم امت مسلمہ کے عقیدہ آخرت کو دیکھیں تو قرآن کریم کی بیسیوں آیات اس پر شاہد ہیں کہ ایک مسلمان کو اسی وجود کے ساتھ بروز قیامت اٹھایا جائے گا لیکن مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''اسلامی اصول کا فلاسفی'' میں اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عقیدے کے برعکس عقیدہ بیان کیا ہے۔اس کی ایک طویل تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ بروز قیامت ایک تمثیلی اور روحانی وجود دیا جائے گا جو جزاوسزا کا مستحق ہوگا نہ کہ اسی وجود سے اٹھایا جائے گا اور نہ ہی اسی خاکی وجود کو جزاوسزا ہوگی،اسی طرح ہم جب قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک جہنم بھی ابدی نہیں ہے جبکہ قرآن کریم میں جابجا جنت اور جہنم کو ابدی قرار دیا گیا ہے۔

الغرض مرزا غلام احمد قادیانی نے دین اسلام کو مکمل طور پر تبدیل کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔اور حقیقی اسلام کے نام پر اسلام کے متوازی ایک نیا دین متعارف کروایا ہے جس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

قارئین کرام ! میں نے نہ صرف اس مختصر رسالہ میں دجال کے بارے میں اسلامی عقیدے اور قادیانی عقیدے کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے بلکہ دجال کے بارے میں مرزا قادیانی کے پھیلائے گئے شکوک وشبہات کے جوابات دینے کی بھی کوشش کی ہے میں اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا علم تو آپ کو یہ مختصر رسالہ پڑھنے کے بعد ہی ہو گا۔

میں مشکور ہوں محترم المقام ڈاکٹر محمد سعید احمد عنایت اللہ ﷾ کا کہ جنہوں نے نہ صرف اس رسالے پر نظر ثانی کی بلکہ مقدمہ بھی تحریر فرمایا اسی طرح ممنوں ہوں محترم جناب مولانا عبدالعزیز بٹ ﷾ مفتی جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا بھی جنہوں نے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اسے مکمل پڑھ کر اس پر تقریظ لکھی۔

میں اللہ رب العزت کا جتنا بھی شکر ادا کروں وہ کم ہے کہ پروردگار عالم نے اس ادنیٰ او کمترین شخص پر اپنا خاص فضل وکرم فرمایا اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے چن لیا اور اس عاجز سے اپنے دین متین کا کام لینا شروع کر دیا ورنہ میں کیا اور میری حیثیت کیا۔اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ:

ہمارے دل سے نکل جائے الفتِ دنیا
دے رچا مرے دل میں حب رسول یا رب
نبی کی دید ہماری ہے عید یااللہ
عطا ہو خواب میں دیدار مصطفےٰ ﷺ یارب

آخر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کتاب میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ صرف اور صرف میرے رب کی عطا ہے اگر کوئی کمی ہے تو وہ میری طرف سے ہے اگر آپ اس میں کوئی کمی کوتاہی دیکھیں تو اس سے بندہ ناچیز کو ضرور آگاہ کریں تا کہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔

العبد الضعیف
عبیداللہ لطیف فیصل آباد
Whatsapp No : 03046265209
Email: ubaidullahlatif@gmail.com

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

الحمد للّٰہ رب العالمین ،والصلاۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین والمرسلین ، سیدنا و مولانا محمد ﷺ وعلی آلہ وصحبہ أجمعین ، ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین ، اما بعد

اسلامی مصادر کی نصوص سے ثابت شدہ وہ مسلمات جن پر امت مسلمہ اپنے عہد اول سے آج تک تواتر سے قائم ہے جیسے کہ حیات عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، ان کا جسد عنصری سے رفع سماوی اور قرب قیامت ان کی وہاں سے دوبارہ آمد ، اسی طرح ظہور مہدی رضی اللہ عنہ اور قرب قیامت خروجِ دجال ، یہ وہ مسلمات امت ہیں کہ ان کی تشکیک بعض اہل الحاد کا ایک عرصے سے پسندیدہ مشغلہ رہا ہے ، وہ ان شرعی حقائق کو اپنے شکوک وشبہات سے غبار آلود کر کے آج کے سادہ لوح نوجوانوں کو اپنے سلف صالحین اور سبیل المؤمنین سے ہٹانے کی مذموم کاوشیں کرتے ہیں ان کا ہدف محض مخلوق خدا مادی دنیا میں الجھانا اور انہیں فکر آخرت سے غافل بنانا ہے۔

اشراط ساعۃ جو کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کی صحیح احادیث میں مذکور ہیں ،انہیں مجروح ومخدوش کرنے کی ناپاک جسارت اور کسی بھی امر کے قرآن میں نہ ہونے کے بہانے سے ان ثابت شدہ شرعی مسلمات کے بارے میں اشکالات پیدا کرنا مرزا غلام احمد قادیانی ، غلام احمد پرویز اور آج کے میڈیا سکالر جاوید احمد غامدی صاحب جیسے لوگ اپنے لیے اسے علامتِ تحقیق اور باعث فخر کھلواڑ سمجھتے ہیں ۔ وہ امت مسلمہ سے ہٹ کر ان غیر اسلامی آراء کو تحقیق گردانتے ہیں ، اور امت کے سادہ لوح عوام کو اصل اور قدیم اسلام سے آزادی دلا کر سبیل المؤمنین سے انہیں ہٹانا چاہتے ہیں جو کہ یقیناً ان نام نہاد اہل تحقیق اور ان کے پیروکاروں کے لیے کھلا خسارہ ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴾

(النساء : ۱۱۵)

اور جو شخص ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مؤمنین کی راہ کے علاوہ دیگر راستے کی پیروی کرے گا، ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھر گیا، اور اسے جہنم پہنچا دیں گے جو برا ٹھکانہ ہے۔

جن اسلامی مسلمات کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں جو فرد، گروہ یا جماعت سبیل المؤمنین سے منحرف ہوگی یقیناً ان کے لئے انحراف کھلا خسارہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے امت کے اہل حمیت حضرات، ہر دور میں اہل الحاد کے مقنع رد کو اپنا شرعی فریضہ اور اور دینی وظیفہ جانتے ہیں ان کے پیش نظر ہمیشہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وہی قابل قدر اور قابل تقلید کردار رہا ہے جو خلفاء راشدین کے دور میں منکرینِ مسلّماتِ دین کی بیخ کنی کے لیے اس امت کے اولین سلف صالحین نے اختیار فرمایا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے وہ آخرین جو اہل فتنہ کا مقابلہ کریں گے ان کے لیے اوّلین جیسا درجہ ہوگا۔'' یقیناً ایسے مبارک لوگ وہ ہیں جو دینی مسلّمات میں تشکیک پیدا کرنے والے اہل الحاد کا رد کرنے والے ہیں۔

برادرم عبیداللہ لطیف صاحب کی یہ کتاب اسی سلسلہ کی ایک مبارک کوشش ہے جس میں مرتّب نے دجّال کے بارے میں اسلام کے مصدر ثانی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں وارد صحیح احادیث سے متنفر کرنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے پھیلائے گئے شکوک و شبہات کا بہترین طریقے سے جواب دیا ہے جس وجہ سے حق و باطل میں فرق کی خوب تعین ہوگئی ہے اور ساتھ ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کے دورجن کے قریب متضاد اقوال بھی جمع کر دیے ہیں۔

برادرم عبیداللہ لطیف نے حق و باطل کے مابین خوبصورت تقابلی موازنہ پیش کر کے ثابت کر دیا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے ان اقوال دجال کے باب میں راہ حق سے دور ایک بدکا ہوا انسان اور سبیل المؤمنین سے منحرف شخص نظر آتا ہے اور بس۔ لہٰذا ابنائے ملت قادیانیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے بھی یہ رسالہ بہترین گائڈ ثابت ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ افراد امت مسلمہ کو حق پر استقامت اور ابنائے قادیانیت کو سبیل الہدیٰ پہچان لینے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ برادرم عبید اللہ لطیف صاحب کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کی صحت و عمر میں برکت عطا فرمائے۔(آمین)

ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ

سابق مدرس صولتیہ مکہ مکرمہ

و امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ

موبائل: +9665035900917

تاریخ ۲/۱۲/۱۴۴۳ھ۔۰۱/۰۷/۲۰۲۲ء

Email:dr.s.a.makki@hotmail.com

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

از قلم فضیلۃ الشیخ مفتی عبدالعزیز بٹ حفظہ اللہ

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام علىٰ أشرف الأنبياء والمرسلين، خاتم النبيين وعلىٰ آله و أصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، و بعد

اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو تباہ و برباد کرنے کے لیے عالمِ کفر نے جو چالیں چلی ہیں ان میں سے ایک چال عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ بھی ہے حضرت آقا علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اسی امت میں تیس پرلے درجے کے جھوٹے دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں معاذ اللہ (سنن ابو داؤد: ۴۲۵۲)۔ جن لوگوں نے بھی جھوٹا دعوی نبوت کیا گردشِ زمانہ اور مرورِ ایام نے انہیں طاقِ نسیاں میں سجا دیا اور اہل اسلام ان دجالوں اور کذابوں سے محفوظ رہے۔

عقیدہ ختم نبوت پر حملہ کرنے والے رہزنوں میں ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کی شخصیت ایسی ہے جو بہروپ بدل بدل کر اسلام پر حملہ آور ہوا اور عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا، سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لیے یہ دجال اور اس کے پیروکار بھیس بدل بدل کر جہاں مسلمانوں کے عقائد پر حملہ آور ہوئے وہیں خاموشی کے ساتھ اس ملکِ خداداد کے ہر ادارے میں گھسے اور اپنے دجل وفریب سے اس ملک کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کے ساتھ اسے دولخت کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ عوام تو عوام کبار اہل علم بھی اس فتنے کے سابقہ اور موجودہ خدوخال سے کسی حد تک نا آشنا ہیں، ضرورت تو اس امر کی ہے کہ جماعتی سطح پر کچھ قابل قلم کاروں کو معقول وظائف دے کر ختم نبوت کی چوکیداری کے لیے مقرر کیا جائے۔ مگر ہنوز دلی دور است۔

الحمدللہ کچھ لوگوں نے یہ فریضہ سرانجام دینے کے لیے یہ بیڑہ اٹھایا ہوا ہے اور دامے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درمے قدمے سخنے اپنی ہمت سے زیادہ اس عظیم کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ ان ہی اشخاص میں سے ایک بہت پیاری اور ملنسار شخصیت ہمارے فاضل دوست محترم جناب عبیداللہ لطیف صاحب ﷾ ہیں جو غالب کے اس شعر کا مصداق ہیں:

کر دیا ضعف نے عاجز غالب
ننگ پیری ہے جوانی میری

مختلف بیماریوں میں مبتلا یہ نڈھال جان ہر فورم پر عقیدہ ختم نبوت کی چوکھٹ کی پہریداری کا فریضہ سرانجام دیتی نظر آتی ہے،اس فتنے کے سدّ باب کے لیے کئی ایک کتابچے لکھ چکے ہیں جو قارئین سے دادِ تحسین وصول کرنے کے ساتھ ساتھ کئی قادیانی حضرات کی ہدایت کا سبب بنے۔

زیرنظر کتابچہ ''حقیقتِ دجال اور فتنہ قادیانیت'' اسی سلسلے کی ایک کڑی اور وقت کی اہم ضرورت ہے:

مرحبا مؤذن بروقت بولا
تیری آواز مکے اور مدینے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کو مکمل صحتیابی عطا فرمائے تاکہ وہ اس موضوع پر ڈھیروں کام جلد از جلد کرسکیں۔

وما ذالك على الله بعزيز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

دجال کے بارے میں اسلامی عقیدہ

سیدہ فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ:

((عَنْ عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ شَعْبُ هَمْدَانَ اَنَّهُ سَاَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيهِ اِلَى اَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا اَجَلْ حَدِّثِينِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَاُصِيبَ فِي اَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا تَاَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اَمْرِي بِيَدِكَ فَاَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي اِلَى اُمِّ شَرِيكٍ وَاُمُّ شَرِيكٍ امْرَاَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ فَقَالَ ((لَا تَفْعَلِي اِنَّ اُمَّ شَرِيكٍ امْرَاَةٌ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَاِنِّي اَكْرَهُ اَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ اَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِي اِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ)) وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَآءَ الْمُنَادِي

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مُنَادِی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِی الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَآءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ ((لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ)) ثُمَّ قَالَ ((أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ)) قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَآءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هٰذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُدْرٰى مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِدُوا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِى الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَامَنْ اَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ اَخْبِرُونِى عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَىِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يُوشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُونِى عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ اَىِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَآءٌ قَالُوا هِىَ كَثِيرَةُ الْمَآءِ قَالَ اَمَا اِنَّ مَآئَهَا يُوشِكُ اَنْ يَذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُونِى عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ اَىِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِى الْعَيْنِ مَآءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَآءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ هِىَ كَثِيرَةُ الْمَآءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَآئِهَا قَالَ اَخْبِرُونِى عَنْ نَبِىِّ الْاُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيعُوهُ وَاِنِّى مُخْبِرُكُمْ عَنِّى اِنِّى اَنَا الْمَسِيحُ وَاِنِّى اُوشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِى فِى الْخُرُوجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيرَ فِى الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِى اَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَىَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً اَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِى مَلَكٌ بِيَدِهٖ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِى عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِى الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ ((هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِى الْمَدِينَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ)) وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ))

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، رقم :۷۳۸۶. طبع: دارالسلام)

''ابن بریدہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے عامر بن شراحیل شعبی نے، جن کا تعلق ہمدان سے تھا، حدیث بیان کی، انہوں نے ضحاک بن قیسؓ کی ہمشیرہ سیدہ فاطمہ بنت قیسؓ سے سوال کیا، وہ اولین ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں، کہ آپ مجھے رسول اللہ ﷺ سے (بلاواسطہ) سنی ہو، آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور کی طرف اسے منسوب نہ کریں۔ انہوں نے کہا: اگر تم یہ چاہتے ہو تو میں ایسا ہی کروں گی۔ انہوں نے ان (حضرت فاطمہ بنت قیسؓ) سے کہا: بہت بہتر، سنائیے۔ انہوں نے کہا: میرا نکاح (عبدالحمید بن حفص) ابن مغیرہ سے ہوا۔ وہ اس وقت قریش کے بہترین نوجوانوں میں سے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (اپنے) پہلے جہاد میں زخمی بھی ہوئے تھے۔ جب میری شادی ختم ہوگئی (طلاق ہوگئی) تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ میں سے کئی لوگوں کے ساتھ ساتھ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے بھی مجھے نکاح کا پیغام بھجوایا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے آزاد کردہ غلام (کے بیٹے) اسامہ بن زیدؓ کے لیے نکاح کا پیغام دیا۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اسامہ سے بھی محبت کرے۔'' جب رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ گفتگو فرمائی تو میں نے آپ سے کہہ دیا: میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے، آپ جس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہیں میرا نکاح کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم ام شریک کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔'' ام شریکؓ انصار میں سے ایک مال دار خاتون تھیں، ان کے ہاں مہمان آتے رہتے تھے۔ میں نے کہا: میں ایسا ہی کروں گی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ یہ) فرمایا: ''تم ایسا نہ کرو۔ ام شریک ایسی خاتون ہیں جن کے ہاں زیادہ مہمان آتے ہیں۔ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ تمہاری اوڑھنی گر جائے یا تمہاری پنڈلی سے کپڑا ہٹ جائے تو لوگوں میں سے کسی کی نظر (ایسی جگہ) پڑے جو تمہیں ناگوار ہو، بلکہ تم اپنے چچا زاد عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔'' وہ قبیلہ فہر، یعنی قریش کے فہر سے تھے۔ وہ اسی قبیلے میں سے تھے جس سے وہ تعلق رکھتی تھیں، تو میں ان کی طرف منتقل ہو گئی۔

جب میری عدت گزر گئی تو میں نے ایک اعلان کرنے والے کی آواز سنی، رسول اللہ ﷺ کا اعلان کرنے والا کہہ رہا تھا: ''نماز کی جماعت ہونے والی ہے۔'' میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کی پشت پر (عورتوں کی پہلی صف) تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمالی تو آپ (خوشی کے عالم میں) ہنستے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''ہر انسان اپنی نماز ہی کی جگہ پر بیٹھا رہے۔'' پھر فرمایا: ''تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تم لوگوں کو کیوں اکٹھا کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ باخبر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں نہ (کسی خاص بات کی) رغبت دلانے کے لیے اکٹھا کیا ہے، نہ (کسی خاص چیز) سے ڈرانے کے لیے۔ میں نے تمہیں اس لیے اکٹھا کیا ہے کہ تمیم داری نے، جو ایک نصرانی شخص تھے، آئے ہیں اور انہوں نے بیعت کی ہے اور اسلام لائے ہیں، (انہوں نے) مجھے ایک بات سنائی ہے جو اس کے مطابق ہے جو میں تمہیں مسیح دجال (جھوٹے مسیح) کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ لخم اور جذام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تیس لوگوں کے ساتھ ایک سمندری بیڑے میں سوار ہوئے۔ سمندر کی موج (سمندری طوفان) مہینہ بھر انہیں سمندر میں ادھر ادھر پٹختی رہی، یہاں تک کہ (ایک دن) غروب آفتاب کے وقت وہ سمندر میں ایک جزیرے کے کنارے جا لگے، وہ بیڑے کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھے، اور جزیرے میں داخل ہو گئے تو انہیں موٹے اور گھنے بالوں والا ایک جاندار ملا۔ بالوں کی کثرت کی بناء پر لوگوں کو اس کے آگے پیچھے کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا: تیری خرابی ہو! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ (بہت زیادہ جاسوسی کرنے والی) ہوں، انہوں نے کہا: جساسہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم لوگ دیر (راہبوں کی عمارت) میں موجود اس شخص کی طرف چلو، وہ تمہاری خبروں کا سخت مشتاق ہے۔ جب اس نے ایک شخص کا نام لیا تو ہمیں اس کے بارے میں خوف ہوا کہ یہ (جساسہ) کوئی شیطان ہے۔ انہوں نے کہا: ہم تیزی سے چلتے ہوئے اس دیر میں داخل ہوئے تو وہاں جو ہم نے کبھی دیکھا ہو، اس سے زیادہ عظیم الخلقت انسان تھا جو انتہائی سختی سے بندھا ہوا تھا، اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندے ہوئے تھے، اس کے گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں تک کا حصہ لوہے (کی زنجیروں) کے ساتھ جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا: تیرا برا ہو! تو کون ہے؟ اس نے کہا: تمہیں میرے بارے میں جاننے کا موقع مل گیا، اس لیے تم مجھے بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب لوگ ہیں، ہم سمندر میں (بیڑے پر) سوار ہوئے اور اتفاقا ہم اس وقت سمندر میں اترے جب اس میں بڑا طوفان تھا، ایک مہینے تک موجیں ہمارے ساتھ کھیلتی (ادھر ادھر پٹختی) رہیں، پھر ہم تمہارے اس جزیرے کے کنارے آ لگے، ہم اس (بیڑے) کی کشتیوں میں بیٹھے اور جزیرے میں آ گئے۔ ایک موٹے گھنے بالوں والا جاندار ملا بالوں کی کثرت کی بنا پر ہمیں اس کے آگے پیچھے کا بھی پتہ نہیں چلا۔ اس نے کہا تمہیں میرے بارے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاننے کا موقع ہم نے کہا تمہاری برائی ہو تم کیا ہو؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں ہم نے کہا جساسہ کیا ہے اس نے کہا اس آدمی کی طرف چلو جو اس دیر (راہبوں کی عمارت) میں ہے وہ تمہاری خبروں کا سخت مشتاق ہے ہم جلدی سے تمہارے پاس پہنچ گئے ہیں، اس سے ہمیں سخت ڈر لگا ہے، ہم اس بات سے خود کو محفوظ نہیں سمجھتے کہ وہ کوئی مادہ شیطان ہو۔

اس نے کہا: مجھے (علاقہ) بیسان کی کھجوروں کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا: تم ان کی کس بات کی خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں تم اسے اس کے کھجور کے درختوں کے بارے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ پھل دیتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں، اس نے کہا: وہ وقت قریب ہے کہ وہ پھل نہیں دیں گے۔ اس نے کہا: مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا: اس کی کس بات کی خبر چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں بہت پانی ہے، اس نے کہا؛ قریب ہے کہ اس کا پانی (گہرائی میں) چلا جائے۔ اس نے کہا: مجھے (شام کے علاقے) زغر کے چشمے کے بارے میں بتاؤ، انہوں نے کہا: اس کی کس بات کی خبر چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا چشمے میں پانی ہے اور کیا وہاں کے باشندے چشمے کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے اسے کہا: ہاں، اس میں بہت پانی ہے اور اس کے باشندے اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ اس نے کہا: مجھے امیوں (اہل عرب) کے نبی (ﷺ) کے بارے میں بتاؤ، اس نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا: وہ مکہ سے نکل کر مدینہ میں سکونت پذیر ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا: کیا عرب نے اس کے ساتھ جنگیں لڑیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اس نبی ﷺ نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ تو ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے اردگرد کے عربوں پر غالب آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے آپ ﷺ کی اطاعت اختیار کر لی ہے...... انہوں نے کہا...... اس نے ان سے کہا: یہ ہو چکا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔اس نے کہا: یہ بات ان کے لیے بہتر ہے کہ وہ اس نبی ﷺ کی اطاعت کریں اور میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں ہی مسیح دجال ہوں اور مجھے عنقریب نکلنے کی اجازت مل جائے گی میں نکل کر زمین میں (ہر جگہ) جاؤں گا اور مکہ اور مدینہ کے سوا کوئی بستی نہیں چھوڑوں گا، چالیس راتوں کے اندر سب (بستیوں) میں اتروں گا۔ وہ دونوں (مکہ اور مدینہ) میرے لیے حرام کر دیے گئے ہیں۔ میں جب بھی کسی ایک میں یا (کہا:) دونوں میں سے ایک میں داخل ہونا چاہوں گا، ایک فرشتہ میرے سامنے آ جائے گا جس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار ہوگی۔ وہ مجھے اس (میں جانے) سے روک دے گا۔اس کے ہر راستے پر فرشتے اس کا پہرہ دے رہے ہوں گے۔ (فاطمہ بنت قیسؓ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے عصائے مبارک کو منبر پر مارا اور فرمایا: ''یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے۔'' آپ ﷺ کی مراد مدینہ سے تھی۔ ''خبردار! کیا میں نے تمہیں یہ باتیں بتائیں نہ تھیں؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے تمیم کی بات اچھی لگی، وہ اسی کے مطابق ہے جو میں نے تم لوگوں کو بتایا تھا اور جو کچھ مکہ اور مدینہ کے متعلق بتایا تھا۔ یاد رکھو! وہ شام کے سمندر میں ہوسکتا ہے یا یمن کے سمندر میں ہوسکتا ہے، نہیں بلکہ مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے، مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے، مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ انہوں نے (حضرت فاطمہ بنت قیسؓ) نے کہا: میں نے یہ (حدیث) رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) حفظ کر لی۔''

((عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُ حَبَسَنِي حَدِيثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيهِ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ خَرَجَ نَبِيُّ الْأُمِّيِّينَ بَعْدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَطَاعُوهُ أَمْ عَصَوْهُ قُلْتُ بَلْ أَطَاعُوهُ قَالَ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ))

(رواہ ابوداؤد کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب فی الحسانہ 3626/2)

”حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے لیے دیر سے تشریف لائے اور فرمایا: مجھے تمیم داری (ایک عیسائی عالم جو بعد میں مسلمان ہوگئے) کی ان باتوں نے روک لیا تھا جو وہ مجھ سے کر رہا تھا۔ تمیم نے ایک آدمی کے حوالے سے مجھے بتایا کہ وہ آدمی سمندر کے کسی جزیرہ پر (کشتی کے سمندری طوفان میں پھنس جانے کی وجہ سے) پہنچ گیا جہاں اسے ایک عورت ملی جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ اس آدمی نے عورت سے پوچھا: تو کون ہے؟ عورت نے جواب دیا میں (دجال کی) جاسوس ہوں تو ذرا اس محل کی طرف آ۔ میں اس محل میں چلا گیا وہاں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو بالوں کو کھینچ رہا تھا طوق وسلاسل میں جکڑا ہوا تھا اور زمین وآسمان کے درمیان اچھل کود کر رہا تھا میں نے پوچھا: تو کون ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا: میں دجال ہوں۔ پھر دجال نے پوچھا: کیا امیوں کے نبی ظاہر ہوگئے؟ اس آدمی نے جواب دیا: ہاں۔ دجال نے پوچھا: لوگوں نے اس کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی؟ اس آدمی نے کہا: اطاعت۔ دجال نے کہا یہ ان کے لیے اچھا ہے۔“

دوسری حدیث میں موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس صاف ابن صیاد پر بھی دجال ہونے کا شبہ کیا تو وہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں۔

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَتّٰى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ يَكُنِ الَّذِي تَرٰى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ.))

(رواة مسلم كتاب الفتن و اشراط الساعة باب ذكر ابن صياد)

''حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمارا گزر بچوں سے ہوا جن میں ابن صیاد بھی تھا۔ تمام بچے بھاگ گئے لیکن ابن صیاد بیٹھا رہا۔ آپ ﷺ کو یہ بات بری لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ہاتھ غبار آلود ہوں کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ وہ بولا: نہیں۔ پھر ابن صیاد کہنے لگا کیا تو (یعنی حضرت محمد ﷺ) گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت عمرؓ (جو کہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے) نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیں میں اسے قتل کردوں۔ (ارتداد کی وجہ سے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہے جس کا تجھے شک ہے (یعنی دجال) تو پھر تو اسے قتل نہیں کرسکتا۔ (اور اگر کوئی اور ہے تو اسے قتل کرنے کا فائدہ نہیں)۔''

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ:

((عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ وَأَخَذَتْنِي مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ.))

(رواه مسلم كتاب الفتن و اشراط الساعة باب ذكر ابن صياد)

''حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں ابن صائد نے مجھ سے کچھ باتیں کیں جن کی وجہ سے مجھے (اسے برا کہنے میں) شرم محسوس ہوئی کہنے لگا: میں نے اپنے بارے میں لوگوں سے معذرت کی کہ میں دجال نہیں لیکن اے اصحابِ رسول ﷺ! معلوم نہیں تمہیں میرے بارے میں کیا (گمان) ہوگیا ہے کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور میں تو مسلمان ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کی اولاد نہیں ہوگی اور میری اولاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دجال کا مکہ میں داخل ہونا حرام کیا ہے اور میں نے تو حج کیا ہے۔ وہ ایسی باتیں کرتا رہا قریب تھا کہ میں اس کی باتوں پر یقین کر لیتا لیکن ساتھ ہی اس نے کہا: واللہ! میں اچھی طرح جانتا ہوں دجال اس وقت کہاں ہے؟ اس کے ماں باپ کو پہچانتا ہوں۔ لوگوں نے ابن صائد سے پوچھا: تجھے پسند ہے کہ تو ہی دجال ہو؟ کہنے لگا: اگر مجھے بنایا جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔''

محترم قارئین! بعض لوگ ابن صیاد کو ہی دجال سمجھتے ہیں حالانکہ نبی کریم ﷺ نے واضح طور پر اسے دجال قرار نہیں دیا بلکہ اس پر صرف شبہ کا اظہار کیا ہے اگر ہم ابن صیاد کو ہی دجال قرار دیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ مسلمان بھی ہوا اس کی اولاد بھی ہوئی اور وہ مکہ میں بھی داخل ہوا تو پھر وہ دجال کیسے، کیونکہ فرمان رسول ﷺ کے مطابق تو دجال کی اولاد بھی نہیں ہونا تھی اور نہ ہی وہ مکہ میں داخل ہو سکتا تھا تو اس کا جواب بھی صحیح مسلم کی روایت کے آخر میں موجود ہے کہ جب ابن صیاد سے لوگوں نے پوچھا کہ تجھے پسند ہے کہ تو ہی دجال ہو؟ کہنے لگا

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر مجھے بنایا جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔ جبکہ ایک اور روایت میں ہے کہ واقعہ حرہ کے بعد وہ غائب ہو گیا تھا تو کیا اس بات کا امکان نہیں ہو سکتا کہ اللہ رب العزت نے اسے ہی دجال بنا کر ایک جزیرے پر جکڑ دیا ہو۔

اس بات پر دوسری طرف سے اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ تمیم داریؓ والی حدیث میں واضح طور پر موجود ہے کہ اس نے ان سے سوال کیا کہ امیوں کے نبی کا کیا ہوا؟ دجال کا یہی سوال کرنا ان تمام دلائل کو رد کرتا ہے جو ابن صیاد کو دجال قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہو چکی ہے کہ ابن صیاد تو مسلمان ہو چکا تھا اور پھر اس کی ملاقات بھی نبی کریم ﷺ سے ہوئی تو پھر دجال کا یہ سوال کرنا نہیں بنتا کہ امیوں کے نبی کا کیا ہوا۔ اس تمام بحث سے پتہ چلا کہ ابن صیاد پر بھی شیطان حاوی تھا اور وہ مکمل طور پر اپنے شیطان کے زیر اثر تھا جس وجہ سے اس پر شبہ کا اظہار کیا گیا نہ کہ اسے سو فیصد دجال قرار دیا گیا۔ اس بحث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر دجال کے بارے میں علم بھی بتدریج دیا گیا نہ کہ ایک ہی وقت میں یہی وجہ تھی کہ ابن صیاد کے بارے میں صرف شبہ کا اظہار کیا گیا لیکن جب تمیم داریؓ کا واقعہ پیش آیا تو نبی کریم ﷺ نے واضح کر دیا کہ جو جزیرے میں قید ہے وہی دجال ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

دجال کے بارے میں قادیانی عقیدہ

محترم قارئین! جب ہم دجال کے بارے میں قادیانی مؤقف کی آگاہی کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس بارے میں اس کے بیس قسم کے اقوال سامنے آتے ہیں جو ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

پہلا قول: (دجال معہود نصاریٰ ہیں)

''یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانہ میں جب مسیح موعود ظاہر ہوگا عیسائیوں کا بہت زور ہوگا اور عیسائیت کی ضلالت ایک سیلاب کی طرح زمین پر پھیلے گی۔ اور اس قدر طوفانِ ضلالت جوش مارے گا کہ بجز دعا کے اور کوئی چارہ کار نہ ہوگا اور تثلیث کے واعظ اس قدر مکر کا جال پھیلائیں گے کہ قریب ہوگا کہ راستبازوں کو بھی گمراہ کریں لہٰذا اس دعا کو بھی پہلی دعا کے ساتھ شامل کردیا گیا اور اسی ضلالت کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ جب تم دجّال کو دیکھو تو سورۃ کہف کی پہلی آیتیں پڑھو اور وہ یہ ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ........وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا''

(تحفہ گولڑویہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 205 تا 211)

دوسرا قول: (عیسائی واعظ بھی دجال ہیں)

''اگر دجّال کو نصرانیت کے گمراہ واعظوں سے الگ سمجھا جائے تو ایک محذور لازم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 41)

تیسرا قول: (دجال دھوکہ دہی کرنیوالا شخص ہے)

"دجال" کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرنے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو اس کو دجال کہتے ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 حاشیہ صفحہ 456)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی اسی بات کی وضاحت اس کے بڑے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ میاں محمود کے ایک قول سے بھی ہوتی ہے اس نے 14 نومبر 1947 کو رتن باغ لاہور میں خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ:

"فتنہ دجال کے معنی کرنے میں بعض لوگ غلطی کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ دجال سے مراد صرف وہ قوم ہے جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے اور جس کے متعلق وعدہ تھا کہ وہ ایک خاص زمانہ میں ظاہر ہوگی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک خاص زمانہ میں ظاہر ہونے والی ایک خاص قوم ہے جس کا نام دجال ہے مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں دجال ایک لفظ ہے اور اس کے معنی جس پر بھی چسپاں ہوں گے وہ دجال کہلائے گا۔"

(فرمودہ بشیرالدین محمود ابن مرزا قادیانی مندرجہ خطبات محمود جلد 28 صفحہ 396)

مزید کہا کہ:

"دجال کے معنی ہوتے ہیں ملمع سازی کرنے والا، دھوکا بازی کرنے والا، جھوٹ بولنے والا۔ جو قوم بھی ملمع سازی سے کام لیتی ہے، دھوکا بازی کرتی ہے، فریب کاری کا ارتکاب کرتی ہے وہ دجال ہے۔ پس دجال سے جہاں ایک خاص گروہ مراد ہوگا جو پادریوں کا ہے وہاں دجال کے لغوی معنوں کے لحاظ سے وہ تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افراد مراد ہوں گے جو دھوکا بازی کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں اور فریب کا ارتکاب کرتے ہیں۔"

(فرمودہ بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی مندرجہ خطبات محمود جلد 28 صفحہ 397)

قارئین کرام! جیسا کہ میں اپنی اسی کتاب میں جابجا مرزا قادیانی کی دھوکے بازی، فریب کاری اور ملمع سازی کے ثبوت دے چکا ہوں تو ماننا پڑے گا مرزا قادیانی اپنی اور اپنے بیٹے کی دجال کے بارے میں کی گئی تعریف کے مطابق سرفہرست ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے ایک اور دھوکے کو ملاحظہ کریں مرزا قادیانی نے جب اپنی کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا ارادہ کیا تو اس میں تین سو دلائل دینے تھے اور اس کی پچاس جلدیں ہونا تھیں لیکن مرزا قادیانی نے جب پانچویں جلد شائع کی تو دھوکہ دہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے دیباچے میں لکھا:

"پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا۔ اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وعدہ پورا ہو گیا۔"

(دیباچہ براہین احمدیہ صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 9)

چوتھا قول: (پادری دجّال اکبر ہیں)

"قرآن نے تو اپنے صریح لفظوں میں دجال اکبر پادریوں کو ٹھہرایا ہے اور ان کے دجل کو ایسا عظیم الشان دجل قرار دیا کہ قریب ہے جو اس سے زمین و آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور حدیث نے مسیح موعود کی حقیقی علامت یہ بتلائی کہ اس کے ہاتھ پر کسر صلیب ہوگا اور وہ دجال اکبر کو قتل کرے گا۔ ہمارے نادان مولوی نہیں سوچتے کہ جبکہ مسیح موعود کا خاص کام کسر صلیب اور قتل دجال اکبر ہے اور قرآن نے خبر دی ہے کہ وہ بڑا دجل اور بڑا فتنہ جس سے قریب ہے کہ نظام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس عالم کو درہم برہم ہو جائے اور خاتمہ اس دنیا کا ہو جائے وہ پادریوں کا فتنہ ہے تو اس سے صاف طور پر کھل گیا کہ پادریوں کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہیں ہے اور جو شخص اب اس فتنہ کے ظہور کے بعد کسی اور کی انتظار کرے وہ قرآن کا مکذب ہے۔"

(انجام آتھم، صفحہ: 47 مندرجہ روحانی خزائن، جلد: 11، صفحہ: 47)

محترم قارئین! اسی تحریر سے قبل مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

"دجال بہت گزرے ہیں اور شاید آگے بھی ہوں مگر وہ دجال اکبر جن کا دجل خدا کے نزدیک ایسا مکروہ ہے کہ قریب ہے جو اس سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ یہی گروہ مشت خاک کو خدا بنانے والا ہے۔ خدا نے یہودیوں اور مشرکوں اور دوسری قوموں کے طرح طرح کے دجل قرآن شریف میں بیان فرمائے مگر یہ عظمت کسی کے دجل کو نہیں دی کہ اس دجل سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتے ہیں۔ پس جس گروہ کو خدا نے اپنے پاک کلام میں دجال اکبر ٹھہرایا ہمیں نہیں چاہیے کہ اس کے سوا کسی اور کا نام دجال اکبر رکھیں۔ نہایت ظلم ہو گا کہ اس کو چھوڑ کر کوئی اور دجال اکبر تلاش کیا جائے۔ یہ بات کسی پہلو سے بھی درست نہیں ٹھہر سکتی کہ حال کے پادریوں کے سوا کوئی اور بھی دجال ہے جو ان سے بڑا ہے۔ کیونکہ جبکہ خدا نے اپنی پاک کلام میں سب سے بڑا یہی دجل بیان فرمایا ہے تو نہایت بے ایمانی ہوگی کہ خدا کے کلام کی مخالفت کر کے کسی اور کو بڑا دجال ٹھہرایا جائے۔"

(انجام آتھم صفحہ 46، 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد: 11، صفحہ 46، 47)

محترم قارئین قرآن کریم میں کہیں بھی کسی بھی مقام پر عیسائی پادریوں کو دجال اکبر نہیں ٹھہرایا بلکہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا قرآن کریم پہ افتراء ہے اگر قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَ مَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝﴾ (مریم : 90 تا 92)

"قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں کہ وہ رحمٰن کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے۔ شانِ رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے۔"

محترم قارئین! ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی کسی کو اولاد قرار دینا اتنا بڑا جرم قرار دیا گیا ہے کہ فرمایا قریب ہے اس جرم کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں یا زمین شق ہو جائے۔ اب سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف صرف عیسائی پادریوں نے ہی اولاد کو منسوب کیا تھا یا کسی اور نے بھی تو آیئے اس بارے میں بھی قرآن کریم سے ہی رہنمائی لیتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ﴾ (التوبة : 30)

"اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔"

﴿اَفَاَصْفٰكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ۝﴾ (بنی اسرائیل : 40)

"کیا بیٹوں کے لیے تو اللہ نے تمہیں چھانٹ لیا اور خود اپنے لیے فرشتوں کو لڑکیاں بنالیا۔ بے شک تم بہت بڑا بول بول رہے ہو۔"

محترم قارئین! مندرجہ بالا آیات کریمہ سے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد صرف عیسائیوں نے ہی منسوب نہیں کی بلکہ یہودیوں اور مشرکین نے بھی یہ فعل بد کیا اور تو اور مرزا غلام احمد قادیانی خود بھی اس بدترین فعل کا مرتکب ہوا اور اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اسے الہام ہوا کہ:

اے مرزا! اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ

ترجمہ: تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

(بحوالہ تذکرہ، صفحہ:548، طبع چہارم)

مزید ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

''اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر 4 صفحہ 19 (روحانی خزائن جلد 17، صفحہ:45)

میں بابو الٰہی صاحب کی نسبت یہ الہام ہے:

یریدون ان یروا طمثك واللّٰه یرید ان یریك انعامة الا نعامات المتواترة انت منّی بمنزلة اولادی واللّٰه ولیك وربك فقلنا یانار کونی بردا.

یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے ایسے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ پیدا ہو گیا ہے جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی، صفحہ 143، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 581)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی نے جس بنیاد پر عیسائی پادریوں کو دجال اکبر قرار دیا تھا اس کی حقیقت آپ کے سامنے بتوفیق الٰہی کھول دی ہے کہ اس جرم کے مرتکب فقط عیسائی پادری ہی نہیں ہوئے بلکہ یہود، اور مشرکین کے ساتھ ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی بذات خود بھی اسی جرم کا مرتکب ہوا ہے تو صرف عیسائی پادری ہی دجال اکبر کیوں؟ یہودی، مشرک اور مرزا غلام احمد قادیانی بذات خود کیوں نہیں؟

محترم قارئین! ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''دجال کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرنے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو اس کو دجال کہتے ہیں۔ سو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہے کہ پادری لوگ اس کام میں سب سے بڑھ کر ہیں۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی، صفحہ: 24، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22، حاشیہ صفحہ 456)

مزید اسی مقام پر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''قرآن شریف نے ظاہر کر دیا کہ وہ دجال پادریوں کا فرقہ ہے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22، ص 456)

مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے کہ:

''لہٰذا اس بات پر قطع اور یقین کرنا چاہیے کہ وہ مسیح دجال جو گرجا سے نکلنے والا ہے یہی لوگ ہیں جن کے سحر کے مقابل پر معجزہ کی ضرورت تھی۔۔۔۔ اور بپایہ ثبوت پہنچ گیا کہ مسیح دجال جس کے آنے کا انتظار تھا یہی پادریوں کا گروہ ہے جو ٹڈی کی طرح دنیا میں پھیل گیا ہے، سو اے بزرگو! دجال معہود یہی ہے جو آچکا مگر تم نے اسے شناخت نہیں کیا؟''

(ازالہ اوہام، صفحہ: 266، مندرجہ روحانی خزائن، جلد: 3، صفحہ: 366)

محترم قارئین! اگر ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی بتائی ہوئی اس تعریف کے مطابق جائزہ لیں تو تب بھی بجائے عیسائی پادریوں کے مرزا غلام احمد قادیانی بذات خود دجال اکبر قرار پاتا ہے کیونکہ اس نے قدم قدم پر قرآن کریم کی نہ صرف معنوی تحریف کی ہے بلکہ لفظی تحریف کا مرتکب بھی ہوا ہے۔

معنوی تحریف کی مثال تو آپ ابتدائیہ میں لیلۃ القدر کے حوالے سے دیکھ ہی چکے ہیں۔ اب ایک مثال لفظی تحریف کی بھی ملاحظہ کرلیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ:

﴿إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾ (یٰس : 82)

''وہ جو بھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔''

اسی آیت کریمہ میں لفظی تحریف کر کے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا ایک الہام کچھ یوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشکیل دیا کہ:

اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَادْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ.

”تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔“

(حقیقۃ الوحی، صفحہ 108، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 108)

پانچواں قول: (دجال عیسائیت ہے)

محترم قارئین! ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی عیسائیت کو دجال قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

”پھر دجال کی نسبت بعض کا خیال ہے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے اور وہ مخفی ہے اخیر زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ حالانکہ وہ بے چارہ مسلمان ہو چکا اس کی موت اسلام پر ہوئی اور مسلمانوں نے اس کا جنازہ پڑھا۔ اور بعض کا قول ہے کہ دجال کلیسا میں قید ہے یعنی کسی گرجا میں محبوس ہے اور آخر اسی میں سے نکلے گا۔ یہ آخری قول تو صحیح تھا مگر افسوس کہ اس کے معنی باوجود واضح ہونے کے بگاڑ دیے گئے۔ اس میں کیا شک ہے دجال جس سے مراد عیسائیت کا بھوت ہے۔ ایک مدت تک گرجا گھر میں قید رہا ہے اور اپنے دجالی تصرفات سے رکا رہا ہے مگر اب آخری زمانہ میں اس نے قید سے پوری رہائی پائی ہے اور اس کی مشکیں کھول دی گئی ہیں تاکہ جو جو حملے کرنا اس کی تقدیر میں ہے کر گزرے اور بعض کا خیال ہے کہ دجال نوع انسان میں سے نہیں بلکہ شیطان کا نام ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 42، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 44،45)

محترم قارئین! یہ بات درست ہے کہ بعض لوگ ابن صیاد کو ہی دجال قرار دیتے ہیں لیکن یہ کہنا کہ اس کی موت اسلام پر ہوئی اور مسلمانوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی صریح کذب بیانی ہے کیونکہ کسی بھی صحیح الاسناد روایت میں ابن صیاد کی اسلام پر موت اور مسلمانوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی طرف سے نماز جنازہ پڑھنے کا ثبوت نہیں ملتا بلکہ بعض روایات میں بیان ہوا ہے کہ واقعہ حرہ کے بعد وہ غائب ہو گیا اور اس کے بعد کسی کو بھی نظر نہیں آیا۔

چھٹا قول: (دجال عیسائیت کا بھوت)

مرزا غلام احمد قادیانی نے شیطان سے مراد بھی عیسائیت کا بھوت لیا ہے لہٰذا اس تحریر کے حاشیہ میں لکھتا ہے کہ:

"اس شیطان کا نام دوسرے لفظوں میں عیسائیت کا بھوت ہے یہ بھوت آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں عیسائی گرجا میں قید تھا اور صرف جساسہ کے ذریعے سے اسلامی اخبار معلوم کرتا تھا۔ پھر قرون ثلاثہ کے بعد بموجب خبر انبیاء علیہم السلام کے اس بھوت نے رہائی پائی اور ہر روز اس کی طاقت بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ تیرہویں صدی ہجری میں بڑے زور سے اس نے خروج کیا اسی بھوت کا نام دجال ہے جس نے سمجھنا ہو سمجھ لے اور اسی بھوت سے خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کے اخیر میں ولا الضالین کی دعا میں ڈرایا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 22، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22، حاشیہ صفحہ 45)

ساتواں قول: (دجال پادری یا یورپ کے فلاسفر)

"اس تمام تقریر سے ہماری غرض یہ ہے کہ دراصل یہی لوگ دجّال ہیں جن کو پادری یا یورپین فلاسفر کہا جاتا ہے یہ پادری اور یوروپین فلاسفر دجّال معہود کے دو جبڑے ہیں جن سے وہ ایک اژدہا کی طرح لوگوں کے ایمان کو کھاتا جاتا ہے۔ اول تو احمق اور نادان لوگ پادریوں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص اُن کے ذلیل اور جھوٹے خیالات سے کراہت کر کے اُن کے پنجے سے بچا رہتا ہے تو وہ یوروپین فلاسفروں کے پنجے میں ضرور آجاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ عوام کو پادریوں کے دجل کا زیادہ خطرہ اور خواص کو فلاسفروں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دجل کا زیادہ خطرہ۔

اب یقیناً سمجھو کہ یہی دجّال ہے جس کی ہمارے نبی ﷺ نے خبر دی تھی کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔"

(کتاب البریہ صفحہ 234,235 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 حاشیہ صفحہ 252،253)

آٹھواں قول: (دجال سے مراد بااقبال قومیں)

"اور ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزارہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔"

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن، جلد: 3، صفحہ: 174)

محترم قارئین! جیسا کہ آپ نے مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریر سے ملاحظہ کیا کہ اس کے نزدیک دجال سے مراد بااقبال قومیں اور خر دجالی سے مراد ریل گاڑی ہے۔ اب اس کا دوسرا قول بھی ملاحظہ کیجیے چنانچہ ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

"ایک بڑی بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑی کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ دخان کے زور سے چلتی ہیں جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے۔ جن کا امام و مقتدا یہی دجالی گروہ ہے اس لیے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھا قرار دیا گیا ہے۔"

(ازالہ اوہام، صفحہ: 393، مندرجہ روحانی خزائن، جلد: 3، صفحہ: 493)

نواں قول: (دجال سے مراد الناس)

"الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس۔ پس لفظ ناس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد اس جگہ بھی دجال ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ 62، مندرجہ روحانی خزائن جلد 14، صفحہ 296)

مزید ایک مقام پر لکھا کہ:

"مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا قرآن شریف کی یہ آیت ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم بہترین امت ہو جو اس لئے نکالی گئی ہو کہ تا تم دجالوں اور دجال معہود کا فتنہ فرو کر کے اور ان کے شر دفع کر کے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچاؤ۔ واضح رہے کہ قرآن شریف میں الناس کا لفظ بمعنی دجال معہود بھی آتا ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 120)

مزید لکھا کہ:

"قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ الناس سے مراد دجال ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 121)

دسواں قول: (دجال ایک گروہ کا نام ہے)

محترم قارئین! نبی کریم ﷺ نے دجال کو ایک شخص قرار دیا ہے۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال کو ایک شخص ماننے کی بجائے ایک گروہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"ہم پہلے اس سے قرآن شریف سے بھی ثابت کر چکے ہیں کہ دجال ایک گروہ کا نام ہے نہ یہ کہ کوئی ایک شخص اور اس حدیث مذکورہ بالا میں جو دجال کے لیے جمع کے صیغے استعمال کیے گئے ہیں جیسے یختلون اور ریبسون اور یغترون اور یجترون اور اولئک اور منھم یہ بھی بآواز بلند پکار رہے ہیں کہ دجال ایک جماعت ہے نہ ایک انسان۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 86,87 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 17، ص 236)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی تناظر میں ایک اور مقام پر تحریف حدیث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''وہ احادیث واضحہ جو قرآن کی منشاء کے موافق دجال کی حقیقت ظاہر کرتی ہیں وہ اگرچہ بہت ہیں مگر ہم اس جگہ بطور نمونہ ان میں سے درج کرتے ہیں، وہ حدیث یہ ہے: يخرج في أخر الزمان دجال يختلفون الدنيا بالدين يلبسون للناس جلود الضان من الدين السنتهم احلى من العسل وقلوبهم قلوب الذياب يقول الله عزوجل ابي يغيترون ام علي يجترون حتى حلف لا بعثن علٰى اولئك منهم فتنة. (الخ) (كنز العمال جلد نمبر 7، ص 174) یعنی آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا جو زمین پر جابجا خروج کرے گا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کرنے کے لیے بہت سا مال پیش کریں گے اور ہر قسم کے آرام اور نصرات دینوی کی طمع دیں گے اور اس غرض سے کہ کوئی ان کے دین میں داخل ہوجائے بھیڑوں کی پوستین پہن کر آئیں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اور خدائے عزوجل فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے حلم پر مغرور ہو رہے ہیں کہ میں ان کو جلد تر نہیں پکڑتا اور کیا یہ لوگ میرے پہ افتراء کرنے میں دلیری کر رہے ہیں یعنی میری کتابوں کی تحریف کرنے میں کیوں اس قدر مشغول ہیں میں نے قسم کھائی ہے کہ میں انہی میں سے اور انہی کی قوم میں سے ان پر ایک فتنہ کروں گا۔'' (دیکھو کنز العمال جلد نمبر 7، صفحہ نمبر 174)

اب بتلاؤ کہ کیا اس حدیث سے دجال ایک شخص معلوم ہوتا ہے اور کیا یہ تمام اوصاف جو دجال کے لکھے ہیں یہ آج کل کس قوم پر صادق آرہی ہے یا نہیں؟

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 17 ص 235، 236)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی نے مندرجہ بالا تحریر میں تحریف حدیث کچھ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح کی ہے کہ حدیث کے اندر جو اصل الفاظ ہیں وہ ''دجال'' نہیں بلکہ ''رجال'' ہیں اور یہ حدیث کنز العمال کے مرتب نے جامع ترمذی سے لی ہے۔ جامع ترمذی اور کنز العمال دونوں نسخوں میں لفظ ''رجال'' ہے نہ کہ دجال۔

گیارہواں قول: (علمائے اسلام دجالیت کے درخت کی شاخیں)

محترم قارئین! ایک مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی علمائے اسلام کو دجالیت کے درخت کی شاخیں قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''ابن صیاد کا آپ (ﷺ) نے دجال نام رکھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہ کو کہا کہ تجھ میں عیسی کی مشابہت پائی جاتی ہے سو عیسی اور دجال کا تخم اسی وقت سے شروع ہوا اور مرور زمانہ کے ساتھ جیسی جیسی ظلمت فتنہ دجالیت کے رنگ میں کچھ زیادتی آتی گئی ویسی ویسی عیسویت کی حقیقت والے بھی اس کے مقابل پر پیدا ہوتے گئے یہاں تک کہ آخری زمانہ میں بباعث پھیل جانے فسق اور فجور اور کفر اور ضلالت اور بوجہ پیدا ہو جانے ان تمام بدیوں کے جو کبھی پہلے اس زور اور کثرت سے پیدا نہیں ہوئی تھیں بلکہ نبی کریم (ﷺ) نے آخری زمانہ ہی ان کا پھیلنا بطور پیشگوئی بیان فرمایا تھا دجالیت کاملہ ظاہر ہو گئی پس اسکے مقابل پر ضرور تھا کہ عیسویت کاملہ بھی ظاہر ہوتی یاد رہے کہ نبی کریم نے جن بد باتوں کے پھیلنے کی آخری زمانہ میں خبر دی ہے اسی مجموعہ کا نام دجالیت ہے جس کی تاریں یا یوں کہو کہ جس کی شاخیں صدہا قسم کی آنحضرت (ﷺ) نے بیان فرمائی ہیں ان میں سے مولوی بھی دجالیت کے درخت کی شاخیں ہیں جنہوں نے لکیر کو اختیار کیا اور قرآن کو چھوڑ دیا۔''

(نشان آسمانی ص 8,9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 ص 368,369)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارھواں قول: (دجال ایک واہمہ ہے)

"اصل بات یہ ہے کہ دجال بھی مسیح موعود کی طرح ایک موعود ہے اس کا نام "المسیح الدجال" ہے۔ سورۃ تحریم میں جیسے مسیح موعود کے لیے بشارت اور نص موجود ہے اسی نص سے بطور اشارۃ النص کے دجال کے وجود پر ایک دلیل لطیف قائم ہوتی ہے یعنی جیسے مریم میں نفخ روح سے ایک مسیح پیدا ہوا اسی طرح اس کے بالمقابل ایک خبیث وجود کا ہونا ضروری ہے جیسے روح القدس کی بجائے خبیث روح کا نفخ ہوا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے عورتوں کو رجا کی بیماری ہوتی ہے اور وہ خیالی طور پر اس کو حمل ہی سمجھتی ہیں یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کی طرح سارے لوازم ان کو پیش آتے ہیں اور چوتھے مہینے حرکت بھی محسوس ہوتی ہے، مگر آخر کچھ نہیں نکلتا اسی طرح پر المسیح الدجال کے متعلق خیالات کا ایک بت بنایا گیا ہے اور قوت واہمہ نے اس کا ایک وجود خلق کر لیا جو آخر کار ان لوگوں کے اعتقاد میں ایک خارجی وجود کی صورت میں نظر آیا۔ المسیح الدجال کی حقیقت تو یہ ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 571 ایڈیشن 1988ء)

تیرہواں قول: (خناس سے مراد دجال)

"قرآن شریف میں چار سورتیں ہیں جو بہت پڑھی جاتی ہیں ان میں مسیح موعود اور ان کی جماعت کا ذکر ہے۔ (1) سورۃ فاتحہ جو ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اس میں ہمارے دعوے کا ثبوت ہے جیسا کہ اس تفسیر میں ثابت کیا جائے گا۔ (2) سورۃ جمعہ میں اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ۔ (الجمعۃ: 4) مسیح موعود کی جماعت کے متعلق ہے یہ ہر جمعہ میں پڑھی جاتی ہے۔ (3) سورۃ کہف کے پڑھنے کے واسطے رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے اس کی پہلی اور پچھلی دس آیتوں میں دجال کا ذکر ہے۔ (4) آخری سورۃ قرآن کی جس میں دجال کا نام خناس رکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے یہ وہی لفظ ہے جو عبرانی توریت میں دجال کے واسطے آیا ہے یعنی نحاش ایسا ہی قرآن کریم کے اور مقامات میں بہت ذکر ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 442 ایڈیشن 1988)

چودہواں قول (دجال شخص واحد پولوس بھی ہو سکتا ہے)

"خواجہ کمال الدین صاحب نے عرض کی دجال کے متعلق جو کچھ حضور نے بیان فرمایا ہے وُہ بالکل حق ہے لیکن ایک دن میرے ذہن میں یہ بات گزری کہ دجال ایک شخص واحد بھی گزرا ہے اور اس وقت جو دجال موجود ہے وہ اس کا ظل اور اثر ہے کیونکہ موجودی عیسویت دراصل وہ عیسویت نہیں ہے جو حضرت مسیح نے تعلیم کی بلکہ یہ پولوس کا مذہب ہے جس نے ہر ایک حرام کو حلال کر دیا اور کفارہ وغیرہ کے مسئلہ کی بدعت ایجاد کی اور اس کی ایک آنکھ ہی تھی پس آنحضرت ﷺ نے جو کچھ اس کا حلیہ بیان کیا ہے ممکن ہے کہ مکاشفہ میں آپ ﷺ کو وہی دکھایا گیا ہو اور اس کے متبعین نے ہی یہ تمام ایجادیں کی ہیں جس کو دجال کی صفت اور کارناموں کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا:

ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 67 ایڈیشن 1988ء)

پندرہواں قول: (دجّال سے مراد شیطان)

"قرآن شریف اس شخص کو جس کا نام حدیثوں میں دجال ہے شیطان قرار دیتا ہے جیسا کہ وہ شیطان کی طرح سے حکایت کر کے فرماتا ہے کہ قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ قَالَ اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ○ یعنی شیطان نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ میں اس وقت تک ہلاک نہ کیا جاؤں جب تک کہ وہ مردے جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دل مرگئے ہیں دوبارہ زندہ ہوں خدا نے کہا کہ میں نے تجھے اس وقت تک مہلت دی سو وہ دجال جس کا حدیثوں میں ذکر ہے وہ شیطان ہے۔ جو آخر زمانہ میں قتل کیا جائے گا۔"

(حقیقۃ الوحی، ص: 41، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22، ص 41)

سولہواں قول (طبائع زائغہ کا جوش دجال ہے)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

"یہاں تک کہ وہ زمانہ آ گیا کہ جس میں ہم ہیں اور جیسا کہ قرآن کریم نے پیشگوئی کی تھی زمین نے ہمارے زمانے میں وہ تمام تاریکیاں جو زمین کے اندر مخفی تھیں باہر رکھ دیں اور ایک سخت جوش ضلالت اور بے ایمانی اور بد استعمالی عقل کا برپا ہو گیا یہ وہی طبائع زائغہ کا جوش ہے جس کو دوسرے لفظوں میں دجال کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 40)

سترھواں قول (دجال شخص واحد نہیں بلکہ دجالی آراء کا اتحاد ہے)

"اَمَّا الدَّجَّالُ فَاسْمَعُوْا اُبَیِّنَ لَکُمْ حَقِیْقَتَهٗ مِنْ صَفَآءِ اِلْهَامِیْ وَزَلَالِیْ ۔ وَهُوَ حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ تَثْقَفُتُ لِلْمُخَالِفِیْنَ تَثْقِیْفَ الْعَوَالِیْ ۔ خُذُوْهُ وَلَا تَکُوْنُوْا نَاسِیْنَ اَوْ مُتَنَاسِیْنَ ۔ اَیُّهَا الْاِعِزَّةُ قَدْ کُشِفَ عَلَیَّ اَنَّ وَحْدَةَ الدَّجَّالِ لَیْسَتْ وَحْدَةٌ شَخْصِیَّةٌ بَلْ وَحْدَةٌ نَوْعِیَّةٌ بِمَعْنٰی اِتِّحَادِ الْاٰرَآءِ فِیْ نَوْعِ الدَّجَّالِیَّةِ

"ترجمہ: جہاں تک دجال کا تعلق ہے تو توجہ سے سنو میں اپنے صاف الہام سے اس حقیقت کو کھول کر بیان کرتا ہوں اور یہ ایک مضبوط اور نیزے کی طرح کاٹنے والی دلیل ہے مخالفین کے لئے اس کو اچھی طرح پکڑ لو اور اس کو نہ بھولو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نہ بھولنے والے بننا۔ اے عزیزو! اللہ نے مجھ پر کھولا ہے کہ دجال کی وحدت کسی ایک شخص کی وحدت نہیں بلکہ یہ دجال کے متعلق مختلف دجالی آراء کا اتحاد ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 554 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 554، التبلیغ صفحہ 203)

اٹھارہواں قول (فاحشہ عورتیں دجال کی ارہاص)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

"ان البغایا حزبٌ نجسٌ فی الحقیقة، ویظهرن علی الناس طهارتهن و نظافتهن بأنواع الزینة والألبسة والتهاب الخدّو النعومة۔ وهذه دجلٌ منهن کالدجال و شابهْنَه بأتمّ المشابهة۔ فجُعلن کاِرهاص له علامةً لهذه المماثلة۔

حقیقت میں فاحشہ عورتیں ایک پلید گروہ ہیں اور وہ لوگوں پر انواع و اقسام کی زینت، لباس گالوں کی سرخی اور نزاکت کے زریعہ اپنی صفائی اور نفاست ظاہر کرتی ہیں یہ ان کی طرف سے دجّال کی طرح کا دجل ہے اور وہ اس سے کامل مشابہت رکھتی ہیں پس وہ اس مماثلت کی علامت کے طور پر دجال کی ارہاص قرار دی گئیں۔"

(لجتہ النور صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 431 مترجم صفحہ 96)

انیسواں قول (ابن صیاد ہی دجال معہود ہے)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

"ابن صیاد کے دجال معہود ہونے کی نسبت یہاں تک وثوق پایا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو قسم کھا کر بیان کیا کہ دجال معہود یہی ہے تو آپ چپ رہے ہرگز انکار نہیں کیا اور ظاہر ہے کہ نبی کا قسم کھانے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت چپ رہنا گویا خود آنحضرت ﷺ کا قسم کھانا ہے اور پھر ابن عمر کی حدیث میں صریح اور صاف لفظوں میں موجود ہے کہ انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ دجال معہود یہی ابن صیاد ہے۔ اور جابر نے بھی قسم کھا کر کہا کہ دجال معہود یہی ابن صیاد ہے اور آنحضرت ﷺ نے آپ بھی فرمایا کہ میں اپنی امت پر ابن صیاد کے دجال ہونے کی نسبت ڈرتا ہوں۔ پھر ایک اور حدیث مسلم میں ہے جس میں لکھا ہے کہ صحابہ کا اس پر اتفاق ہو گیا تھا کہ دجال معہود ابن صیاد ہی ہے۔"

(الحق بحث دہلی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن 4 صفحہ 16,17)

قارئین کرام! یہاں پر بھی مرزا قادیانی نے ابن صیاد کو دجال قرار دیتے ہوئے مکمل دھوکہ دہی کا مظاہرہ کیا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو نبی ﷺ نے ابن صیاد کو یہ کہہ کر قتل کرنے سے منع کر دیا کہ عمر جو سمجھ کر تم اسے قتل کرنا چاہتے ہو تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہی قتل ہو سکتا ہے۔ اگر یہ وہ نہیں تو تب بھی اسے قتل کرنا تمہارے لئے جائز نہیں اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قسم کھا کر اسے دجال معہود قرار دینا ممکن نہیں اور نہ ہی کسی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر ابن صیاد کو دجال معہود قرار دیا ہو، یہ بھی مرزا قادیانی نے صریح کذب بیانی کی ہے روایت میں صرف دجال کے الفاظ ہیں نہ کہ دجال معہود کے۔ اور یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے تیس دجالوں میں سے ایک دجال سمجھتے ہوں۔ ایک اور دھوکہ مرزا قادیانی نے یہ کہہ کر دیا ہے کہ ابن صیاد کے دجال معہود ہونے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع تھا اس بات کو کوئی بھی قادیانی ساری زندگی ثابت نہیں کر سکتا اور نہ ہی مرزا قادیانی ثابت کر سکا ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے لکھا کہ:

"آنحضرت ﷺ نے آپ بھی فرمایا کہ میں اپنی امت پر ابن صیاد کے دجال ہونے کی نسبت ڈرتا ہوں۔ پھر ایک اور حدیث مسلم میں ہے جس میں لکھا ہے کہ صحابہ کا اس پر اتفاق ہو گیا تھا کہ دجال معہود ابن صیاد ہی ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذخیرہ احادیث میں ایسی کوئی بھی روایت نہیں ہے جس میں نبی ﷺ کا یہ فرمان درج ہو بلکہ شرح السنۃ میں صرف ایک صحابی رسول کی اپنی ذاتی رائے درج ہے نہ کہ نبی ﷺ کا فرمان جب ایک صحابی کے ذاتی خیال کے مقابل تمیم داری رضی اللہ عنہ کے بارے میں بارے میں نبی ﷺ کی طرف سے اپنا تصدیقی قول آ گیا تو اس صحابی کا ذاتی خیال حجت نہ رہا۔

محترم قارئین! اب تک آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے دجال کے بارے میں جو موقف ملاحظہ کر چکے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1: دجال سے مراد نصاریٰ

2: دجال سے مراد عیسائی واعظ

3: دجال سے مراد دھوکہ دہی کرنے والا

4: پادری دجال اکبر ہیں

5: دجال سے مراد عیسائیت

6: دجال سے مراد عیسائیت کا بھوت

7: دجال سے مراد پادری یا یوروپین فلاسفر

8: دجال سے مراد باقبال قومیں۔

9: دجال سے مراد الناس

10: دجال ایک گروہ کا نام ہے

11: علمائے اسلام دجالیت کے درخت کی شاخیں

12: دجال محض ایک واہمہ ہے

13: خناس سے مراد دجال ہے

14: دجال شخص واحد پولوس بھی ہو سکتا ہے

15: دجال سے مراد شیطان

16: طبائع زائغہ کا جوش دجال ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

17: دجال شخص واحد نہیں بلکہ دجالی آراء کا اتحاد ہے

18: فاحشہ عورتیں دجال کی ارہاص

19: ابن صیاد ہی دجال معہود ہے

اب ہم آپ کو ان سب سے مختلف اور الگ تھلگ مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک اور موقف پیش کرتے ہیں۔

بیسواں قول: (دجال شیطان کا اسم اعظم)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

"یہ تحقیق شدہ امر ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے کہ دراصل دجال شیطان کا اسم اعظم ہے جو بمقابل خدا تعالیٰ کے اسم اعظم کے لیے جو اللہ الحی القیوم ہے۔اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ نہ حقیقی طور پر دجال یہود کو کہہ سکتے ہیں نہ نصاریٰ کے پادریوں کو اور نہ کسی اور قوم کو کیونکہ یہ سب خدا کے عاجز بندے ہیں۔ خدا نے اپنے مقابل پر ان کو کچھ اختیار نہیں دیا پس کسی طرح ان کا نام دجال نہیں ہوسکتا۔"

(تحفہ گولڑویہ مندرجہ روحانی خزائن، جلد 17 حاشیہ، ص 269)

قارئین کرام! دجال اب نہ عام عیسائی رہے نہ یہودی، نہ عیسائی واعظ نہ پادری، نہ یورپین فلاسفر نہ پولوس، نہ شیطان نہ واہمہ بلکہ اب صرف اور صرف شیطان کا اسم اعظم ہی دجال رہ گیا۔

قارئین کرام! یہ تو تھے مرزا قادیانی کے اقوال اب مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ میاں محمود کی بھی سنئے وہ لکھتا ہے کہ:

"جساسہ دجال ہی کا ایک نام ہے جس کا احادیث میں ذکر ہے۔"

(فرمودہ بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی مندرجہ خطبات محمود جلد 28 صفحہ 208)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! عرض کر رہا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک زرد چادروں سے مراد بیماریاں اور لد سے مراد لدھیانہ ہیں تو ایسے میں اگر مرزا غلام احمد قادیانی نے دجال کے کئی ایک معنی کر دیے ہیں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ ایک ہی مسئلہ پر اتنی متناقض اور متضاد گفتگو کرنے والے کے بارے میں ہم اپنی طرف سے کسی قسم کا فتویٰ صادر کرنے کی بجائے قادیانیوں کے خودساختہ نبی سے ہی پوچھ لیتے ہیں کہ وہ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب ست بچن میں لکھتا ہے:

''کسی سچے اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ پس اگر اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔''

(ست بچن صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 10، ص 142)

مزید لکھا کہ:

''ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔''

(ست بچن صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 10، ص 143)

قادیانی حضرات! آپ خود بھی سوچیے کہ آپ کس شخص کی پیروی کر کے اپنی دنیا اور آخرت کو تباہ کر رہے ہیں جو اپنی ہی تحریروں کے تناظر میں نہ صرف پاگل مجنوں اور منافق قرار پاتا ہے بلکہ مخبوط الحواس بھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

دجال کے بارے میں قادیانی شبہات اور ان کے جوابات

قارئین کرام! ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دجال انسانوں میں سے ہوگا یا شیاطین میں سے اس پر بھی علمائے کرام کا اختلاف ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا اس بارے میں کوئی ایسا فرمان موجود نہیں ہے کہ جس میں صریح لفظوں میں انسان یا شیطان قرار دیا گیا ہو۔ اسی ضمن میں جو لوگ اسے انسان خیال کرتے ہیں وہ دجال کے انسان ہونے پر جو دلائل پیش کرتے ہیں ان میں سے ایک دلیل یہ بھی دیتے ہیں کہ تمیم داریؓ والی حدیث میں دجال کو دیکھنے پر تمیم داریؓ نے یہ الفاظ استعمال کیے۔

((فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰی دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ))

(مسلم)

”ہم جلدی سے اس گرجے میں پہنچے تو ہم نے ایک بڑا قوی شکل آدمی دیکھا کہ اس سے قبل ہم نے ویسا کوئی آدمی نہیں دیکھا تھا۔“

اسی طرح دجال کو انسان سمجھنے والے یہ بھی دلیل دیتے ہیں کہ مسند احمد میں ہے کہ:

((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ يَهُودِيَّةِ أَصْبَهَانَ، مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْيَهُودِ عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ))

”دجال کا خروج سرزمین اصبہان ہے اور یہودیہ نامی قبیلے سے ہوگا اور یہود میں سے ستر ہزار ایسے افراد دجال کی پیروی کریں گے جن پر سبز چادریں ہوں گی۔“

محترم قارئین! یہ تمام دلائل اپنی جگہ لیکن دوسری طرف صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ

((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْیَوْمَ)) (صحیح مسلم:6485)

''حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ غزوہ تبوک سے واپس آئے تو اس کے بعد لوگوں نے آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سو سال نہیں گزریں گے کہ آج زمین پر سانس لیتا ہوا کوئی شخص موجود ہو (اس سے پہلے یہ سب ختم ہو جائیں گے)۔

((اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فِيْ آخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ))

www.kitabosunnat.com

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ حدیث:6479)

''عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: نبی ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری حصے میں ایک رات ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کیا تم لوگوں نے اپنی اس رات کو دیکھا ہے؟ (اسے یاد رکھو) بلاشبہ اس رات سے سو سال کے بعد جو لوگ (اس رات میں) روئے زمین پر موجود ہیں ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں ہو گا۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا: (بعض) لوگ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے متعلق غلط فہمیوں میں مبتلا ہوئے ہیں جو اس میں سو سال کے حوالے سے مختلف باتیں کر رہے ہیں (کہ سو سال بعد زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا) رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا آج جو لوگ روئے زمین پر موجود ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ کا مقصود یہ تھا کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرن (اس دور میں رہنے والے تمام لوگوں) کا خاتمہ ہو جائے گا۔"

((عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ))

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابه رضی اللہ عنہم حدیث:6486)

"جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے (آج) سانس لیتا ہوا شخص سو سال (کی مدت تک نہیں پہنچے گا)۔ سالم نے کہا: ہم نے ان (حضرت جابرؓ) کے سامنے اس کے بارے میں گفتگو کی اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اس وقت بیدار ہو چکا تھا۔"

محترم قارئین! ان احادیث کے بعد اگر ہم دجال کو انسان تسلیم کریں خواہ وہ ابن صیاد ہو یا جسے تمیم داریؓ نے جزیرے میں قید دیکھا تو سو سال کے اندر اندر اس پر موت کا وارد ہونا لازمی قرار پاتا ہے۔

قارئین کرام! صحیح مسلم کی انہی احادیث کا حوالہ دیتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

"لیکن گرجا سے نکلنے والا دجال جس کے بارے میں امام مسلم نے اپنی صحیح میں فاطمہ بنت قیس سے روایت کی اور جس کو نہایت درجہ قوی ہیکل اور زنجیروں سے جکڑا ہوا بیان کیا ہے اور اس کے جساسہ کی بھی خبر لکھی ہے اور یہ دجال وہ ہے جس کو تمیم داری نے کسی جزیرہ کے ایک گرجا میں دیکھا کہ خوب مضبوط بندھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ اس کی گردن کی طرف جکڑے ہوئے تھے اس دجال پر علماء کی بہت نظر ہے کہ درحقیقت یہی دجال ہے جو آخری زمانہ میں نکلے گا اور یہ تو کسی کا بھی مذہب نہیں کہ آخری زمانہ میں دجال تولد کے طور پر کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہو گا بلکہ بالاتفاق سلف و خلف یہی کہتے آئے ہیں کہ دجال معہود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں زندہ موجود تھا اور پھر آخری زمانہ میں بڑی قوت کے ساتھ خروج کرے گا اور اب تک وہ زندہ ہے ہرگز صحیح نہیں ہے مسلم کی دو حدیثیں اس خیال کی بکلی استیصال کرتی ہیں اور وہ یہ ہیں

(ا) عن جابر قال سمعت النبی ﷺ قبل ان یموت بشهر تسئلونی وعن الساعة و انما علمها عندالله و اقسم بالله ما علی الارض من نفسه منفوسة یاتی علیها مائة سنة وهی حیة یومئذ (رواه مسلم)

یعنی روایت ہے جابر سے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا ﷺ سے فرماتے تھے مہینہ بھر پہلے اپنی وفات سے جو تکمیل مقاصد دین اور اظہار بقایا اسرار کا وقت تھا کہ تم مجھ سے پوچھتے ہو قیامت کب آئے گی اور بجز خدائے تعالی کے کسی کو اس کا علم نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ روئے زمین پر کوئی ایسا نفس نہیں جو پیدا کیا گیا ہو اور موجود ہو اور پھر آج سے سو برس اس پر گزرے اور وہ زندہ رہے۔

(۲) پھر دوسری حدیث صحیح مسلم کی یہ ہے

وعن ابی سعید عن النبی ﷺ لا یاتی مائة سنة و علی الارض نفس منفوسة (رواه مسلم)

یعنی ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں آوے گی سو برس اس حال میں زمین پر کوئی شخص بھی آج کے لوگوں میں سے زندہ موجود ہو۔ اب ان دونوں حدیثوں کی رو سے جن میں سے ایک میں ہمارے سید و مولی نبی ﷺ نے قسم بھی کھائی ہے اگر ہم تکلفات سے تاویلیں نہ کریں تو صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جساسہ والا دجال بھی ابن صیاد کی طرح فوت ہو گیا ہے اس کی نسبت علماء کا خیال ہے کہ آخری زمانہ میں نکلے گا اور حال یہ ہے اگر اس کو آج تک زندہ فرض کیا جائے تو رسول اللہ ﷺ کی حتمی حدیثوں کی تکذیب لازم آتی ہے اور اس حدیث میں دجال کا یہ قول انی انا المسیح وانی ان یوشك ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوذن لی فی الخروج جو زیادہ تر اس کے مسیح دجال ہونے پر دلالت کرتا ہے بظاہر اس شبہ میں ڈالتا ہے کہ آخری زمانہ میں وہ نکلنے والا ہے لیکن بہت آسانی سے یہ شبہ رفع ہو سکتا ہے جبکہ اس طرح پر سمجھ لیں کہ یہ عیسائی بطور مورث اعلی کے اس دجال کے لئے ہے جو عیسائی گروہ میں ہی پیدا ہو گا اور گرجا میں سے ہی نکلے گا اور ظاہر ہے کہ وارث اور مورث کا وجود ایک ہی حکم رکھتا ہے اور ممکن ہے کہ اس بیان میں استعارات ہوں اور زنجیروں سے مراد وہ موانع ہوں جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں عیسائی واعظوں کو روک رہے تھے اور وہ مجبور ہو کر گویا ایک جگہ بند تھے اور یہ اشارہ ہو کہ آخری زمانہ میں بڑی قوت کے ساتھ ان کا خروج ہو گا جیسا کہ آج کل ہے اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ حدیث مذکورہ بالا میں اس دجال نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ فقرہ ان یوشك ان یوذن لی صاف دلالت کر رہا ہے کہ دجال کو خدا تعالیٰ کے وجود کا اقرار ہے اور حدیثوں میں کوئی ایسا لفظ پایا نہیں جاتا جس سے معلوم ہو کہ جساسہ والا دجال اپنے آخری ظہور کے وقت میں خالق السموات والارض ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ تکبر کی راہ سے خداوند خداوند کہلائے گا جیسے ان لوگوں کا طریقہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کو بکلی فراموش کر دیتے ہیں اور اس کی پرستش اور اطاعت سے کچھ غرض نہیں رکھتے اور چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو ربی کہیں یعنی خداوند خداوند کر کے پکاریں اور ایسی ان کی اطاعت کریں جیسے خدا تعالیٰ کی کرنی چاہئے۔ اور یہی بدمعاشی اور غفلت کا اعلیٰ درجہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی تحقیر دل میں بیٹھ جائے۔ مثلاً ایک ایسا امیر ہے کہ نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے کہ واہیات کام ہے اس سے کیا فائدہ اور روزہ پر ٹھٹھا کرتا ہے اور خدا تعالےٰ کی عظمت کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتا اور اس کی آسمانی تقدیروں کا قائل نہیں بلکہ اپنی تدبیروں اور مکروں کو تمام کامیابیوں کا مدار سمجھتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ ایسے اس کے آگے جھکیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہیئے اور خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری پر چڑ تا ہے اور اس کے احکام کو ذلیل اور خضوار سمجھتا ہے اور اپنے احکام کو قابل عزت خیال کرتا ہے اور اپنی اطاعت کو خدا تعالیٰ کی اطاعت پر مقدم رکھنا چاہتا ہے وہ حقیقت میں خدائی کا دعوی کر رہا ہے اگر چہ قال سے نہیں مگر حال سے ضرور یہ دعوی اس سے صادر ہوتا ہے بلکہ قال سے بھی دعوی کرتا ہے کیونکہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کو خداوند خداوند کہیں سو اسی قسم کا دجال کا دعوی معلوم ہوتا ہے۔

اس تمام تقریر سے معلوم ہوا کہ مسیح ابن مریم کی طرح دجال کا بھی مثیل ہی آنے والا ہے یعنی ایسا گروہ جو باعتبار اپنی سیرت و خاصیت کے پہلے دجال کا ہمرنگ ہو ------------ اب اس تحقیق سے ظاہر ہو گیا کہ جیسے مثیل مسیح کو مسیح ابن مریم کہا گیا اس امر کو نظر میں رکھ کر کہ اس نے مسیح ابن مریم کی روحانیت کو لیا اور مسیح کے وجود کو باطنی طور پر قائم کیا ایسا ہی وہ دجال جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں فوت ہو چکا ہے اس کی ظل اور مثال نے اس آخری زمانہ میں اس کی جگہ لی اور گرجا سے نکل کر مشارق و مغارب میں پھیل گیا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 258 تا 261 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 358 تا 361)

محترم قارئین !اگر دیکھا جائے تو مرزا غلام احمد قادیانی کی اس طویل تحریر میں دجال کے بارے میں جو نظریہ پیش کیا گیا ہے اس کی اصل بنیاد ایک تو دجال کا ابن آدم ہونا ہے اور دوسرا صحیح مسلم کی وہ احادیث ہیں جن میں سو سال کے اندر اندر اس وقت کے زندہ لوگوں کا مرنا ثابت ہوتا ہے۔ اس ساری بحث کے دو طرح سے جوابات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

اول یہ کہ دجال کو ابن آدم سمجھنے سے انکار کر دیا جائے اور اسے شیاطین میں سے تصور کر لیا جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے کسی بھی حدیث میں واضح اور دو ٹوک الفاظ میں دجال کو ابن آدم یا شیطان قرار نہیں دیا تو یہ گمان بھی کیا جا سکتا ہے کہ دجال شیاطین میں سے ہو اور اسی بات کی تائید مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ایک مقام پر اس طرح کی ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یہ تحقیق شدہ امر ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے کہ دراصل دجال شیطان کا اسم اعظم ہے جو بمقابل خدا تعالیٰ کے اسم اعظم کے لیے جو اللہ الحی القیوم ہے۔اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ نہ حقیقی طور پر دجال یہود کو کہہ سکتے ہیں نہ نصاریٰ کے پادریوں کو اور نہ کسی اور قوم کو کیونکہ یہ سب خدا کے عاجز بندے ہیں۔ خدا نے اپنے مقابل پر ان کو کچھ اختیار نہیں دیا پس کسی طرح ان کا نام دجال نہیں ہوسکتا۔"

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ 183 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 17 حاشیہ، ص 269)

دوسرا اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تمیم داری رضی اللہ عنہ والی حدیث کو مدنظر رکھا جائے تو دجال کو صحیح مسلم کی سو سال والی احادیث سے خود بخود ہی استثناء مل جاتا ہے کیونکہ دجال کے بارے میں تمام احادیث سے ثابت ہے کہ دجال کے ظہور سے قبل قیامت نہیں آسکتی کیونکہ دجال کا ظہور علامات قیامت میں سے ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس کا ظہور ہر حال میں ہوگا ۔اور تمیم داری رضی اللہ عنہ والی روایت سے ان کاموں کے بارے میں بھی رہنمائی ملتی ہے جو دجال اپنے ظہور کے بعد کرے گا۔اب دجال کی موت کا شبہ صرف اور صرف سو سال والی حدیث میں موجود لفظ ''تمام'' سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ سوال پیدا ہوگا کہ حدیث میں لفظ تمام لوگ جو اس وقت تک زندہ تھے سو سال کے اندر ان پر موت وارد ہونے کا ذکر ہے تو دجال کو ان تمام سے کیونکر استثناء حاصل ہے آیئے یہ بات بھی آپ کو قرآن کریم سے ہی سمجھاتا ہوں قرآن کریم کا بھی یہ اسلوب ہے کہ اگر کسی چیز کے لئے تمام کا لفظ آیا ہے اور دوسری جگہ اس چیز کو دوسروں سے الگ بیان کیا گیا ہے تو اسے اس تمام سے الگ ہی سمجھا جائے گا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ قرآن کریم فرماتا ہے کہ

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً وَ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ﴾ (الانبیاء : ۳۵)

''تمام نفس (جاندار) موت کا ذائقہ چکھنے والے ہیں۔ ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لئے بھی نفس کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ إِلَّآ أَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ٥﴾ (آل عمران : ٢٨)

''مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں مگر یہ کہ ان کے شر سے کسی طرح بچاؤ مقصود ہو اور اللہ تعالیٰ خود تمہیں اپنے نفس (ذات) سے ڈرا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

اب خود اندازہ کیجئے کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ تمام نفوس کے بارے میں فرما رہا ہے کہ وہ موت کا ذائقہ چکھنے والے ہیں اور دوسری طرف اپنی ذات کے لئے بھی لفظ ''نفس'' کا اطلاق فرما رہا ہے اور یہ بھی ایک مصدقہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو موت تو درکنار ہلکی سی اونگھ بھی نہیں آتی۔ اب جس طرح موت کا ذائقہ چکھنے والے، تمام نفوس سے اللہ تعالیٰ ذات کو استثناء حاصل ہے بالکل اسی طرح سو سال کے اندر اندر موت کا شکار ہونے والے تمام لوگوں سے دجال کو استثناء حاصل ہے۔

قارئین کرام! اب قرآن کریم سے ہی ایک اور مثال آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

﴿أَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا أَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (الانبیاء : ٣٠)

''کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا، کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! سورۃ الانبیاء کی مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام زندہ چیزوں کے بارے میں فرمایا کہ ہم نے انہیں پانی سے پیدا کیا ہے لیکن جب حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر آتا ہے تو قرآن کریم سے ہی پتہ چلتا ہے کہ آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے چنانچہ قرآن کریم میں آدم علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

﴿إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِينٍ﴾ (ص : ٧١)

”جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔“

اور دوسرے مقام پر ابلیس کا قول موجود ہے کہ اس نے کس وجہ سے آدم علیہ السلام کو تعظیمی سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا چنانچہ قرآن کریم ہے کہ

﴿قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُۥ مِن طِينٍ﴾ (الاعراف : ١٢)

”حق تعالیٰ نے فرمایا تو جو سجدہ نہیں کرتا تو تجھ کو اس سے کون امر مانع ہے جب کہ میں تجھ کو حکم دے چکا، کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں، آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو آپ نے خاک سے پیدا کیا۔“

محترم قارئین! جس طرح تمام زندہ چیزوں کے پانی سے پیدا ہونے میں آدم علیہ السلام کو استثناء حاصل ہے بالکل اسی طرح دجال کو بھی صحیح مسلم کی سو سال میں اس وقت تک تمام زندہ لوگوں پر موت وارد ہونے والی احادیث سے استثناء حاصل ہے۔ اب جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ دجال کو ان احادیث سے استثناء حاصل ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کی عیسائی پادریوں کو دجال قرار دینے والی یہ طویل بحث بالکل لایعنی ثابت ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی چند ایک اعتراضات کا جواب دینا مناسب سمجھتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

”حدیث مذکورہ بالا میں اس دجال نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ فقرہ ان یوشك ان یوذن لی صاف دلالت کر رہا ہے کہ دجال کو خدا تعالیٰ کے وجود کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اقرار ہے اور حدیثوں میں کوئی ایسا لفظ پایا نہیں جاتا جس سے معلوم ہو کہ جساسہ والا دجال اپنے آخری ظہور کے وقت میں خالق السموات والارض ہونے کا دعوی کرے گا“

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 259)

محترم قارئین! دیگر احادیث نبویہ ﷺ سے واضح ہوتا ہے کہ فتنہ دجال ایک بہت بڑی آزمائش ہے جس کا ظہور قرب قیامت ہوگا اور وہ لوگوں کے سامنے دعوی خدائی کرے گا کمزور ایمان کے لوگ اسے خدا سمجھ بیٹھیں گے۔ اب یہ دعوی خدائی تو اس نے قرب قیامت کرنا ہے اور نبی رحمت ﷺ نے اسے ہی دجال قرار دے دیا ہے تو اس پر یہ اعتراض کرنا ہی بالکل فضول ہے کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ والی حدیث میں دجال نے اپنے دعوی خدائی کے بارے میں کیوں نہیں بتایا جب آقا کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے فرمادیا کہ وہ دعوی خدائی کرے گا اور یہ بات صحیح الاسناد احادیث مبارکہ سے ثابت بھی ہے تو پھر مرزا قادیانی کے ایسے اعتراضات کو دین اسلام کے اصل حلئے کو تبدیل کرنے کی ناپاک سازش قرار نہ دیں تو اور کیا کہیں؟

مرزا غلام احمد قادیانی صحیح مسلم کی حدیث میں بیان کردہ دجال کی علامت کہ اس کی پیشانی پر ک۔ف۔ر لکھا ہوا ہوگا اس پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

”امام مسلم صاحب تو یہ لکھتے ہیں کہ دجال معہود کی پیشانی پر ”ک۔ف۔ر“ لکھا ہوا ہوگا مگر یہ دجال تو انہیں کی حدیث کی رو سے مشرف باسلام ہو گیا پھر مسلم صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ دجال معہود بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہوتی ہے مشرق مغرب میں پھیل جائے گا مگر یہ دجال (ابن صیاد) تو جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابی سعید سے کچھ زیادہ نہیں چل سکا جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے۔ ایسا ہی کسی نے اس کی پیشانی پر ”ک۔ف۔ر“ لکھا ہوا نہیں دیکھا اگر ابن صیاد کی پیشانی پر ”ک۔ف۔ر“ لکھا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہوتا تو آنحضرت ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے قتل کرنے سے منع کیوں کرتے اور کیوں فرماتے کہ ہمیں اس کے حال میں ابھی اشتباہ ہے اگر یہی دجال معہود ہے تو اس کا صاحب عیسیٰ بن مریم ہے جو اسے قتل کرے گا ہم اس کو قتل نہیں کر سکتے تعجب تو یہ ہے کہ اگر ابن صیاد کی پیشانی پر "ک۔ف۔ر" لکھا ہوا نہیں تھا تو اس پر شک کرنے کی کیا وجہ تھی اور اگر لکھا ہوا تھا تو پھر اس کو دجال معہود یقین نہ کرنے کا کیا سبب تھا۔ لیکن دوسری حدیثوں سے ظاہر ہے کہ بالآخر اس پر یقین کیا گیا کہ یہی دجال معہود ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی آخر یقین کر لیا۔ مگر یہ غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر "ک۔ف۔ر" لکھا ہوا ہوگا تو پھر اوائل دنوں میں ابن صیاد کی نسبت کیوں شک اور تردد میں رہے اور کیوں یہ فرمایا کہ شاید یہی دجال معہود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اس وقت "ک۔ف۔ر" اس کی پیشانی پر نہیں ہوگا میں سخت متعجب اور حیران ہوں کہ اگر سچ مچ دجال معہود آخری زمانہ میں پیدا ہونا تھا یعنی اس زمانہ میں کہ جب مسیح ابن مریم ہی آسمان سے اتریں تو پھر قبل از وقت یہ شکوک وشبہات پیدا ہی کیوں ہوئے اور زیادہ تر عجیب یہ کہ ابن صیاد نے ایسا کام بھی نہیں دکھایا کہ جو دجال معہود کی نشانیوں میں سے سمجھا جاتا یعنی یہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتھ ہونا اور خزانوں کا پیچھے پیچھے چلنا اور مردوں کا زندہ کرنا اور اپنے حکم سے مینہ کو برسانا اور کھیتوں کا اگانا اور ستر باع کے گدھے پر سوار ہونا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 113،112 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 213،212)

محترم قارئین! قبل اس کے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیدا کیے گئے شبہات کا رد کروں پہلے آپ کو اس بات سے آگاہ کرنا چاہوں گا کہ کس طرح سے ان احادیث میں تناقض ظاہر کر کے اس نے لوگوں کو احادیث نبویہ ﷺ سے متنفر کرنے کی ناپاک جسارت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کیونکہ یہود و نصاریٰ کی شروع سے ہی یہ کوشش رہی ہے کہ کسی طرح دین اسلام کی اصل روح کو مسخ کر کے لوگوں کو دین اسلام سے متنفر کیا جائے اور اس سلسلہ میں ان کا سب سے بڑا ہتھیار احادیث نبویہ میں شکوک و شبہات پیدا کرنا رہا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ احادیث نبویہ ہی اسلامی تعلیمات کا اصل مآخذ ہیں اگر احادیث نبویہ ﷺ کو دین اسلام سے نکال دیا جائے تو اسلا کا حلیہ مکمل طور پر تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی بھی تو انگریز کا لگایا ہوا خود کاشتہ پودا تھا جس کا اسے خود بھی اعتراف ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں راقم کا مضمون بعنوان'' مرزا قادیانی اور اس کا خاندان'') چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی اس کے بعد لکھتا ہے کہ:

''اب بڑی مشکلات یہ در پیش آتی ہیں کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی ان حدیثوں کو صحیح سمجھیں جو دجال کو آخری زمانہ میں اتار رہی ہیں تو یہ حدیثیں ان کو موضوع ٹھہراتی ہیں اور اگر ان حدیثوں کو صحیح قرار دیں تو پھر ان کا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے اگر یہ متعارض اور متناقض حدیثیں صحیحین میں نہ ہوتیں صرف دوسری صحیحوں میں ہوتیں تو شاید ہم ان دونوں کتابوں کی زیادہ تر پاس خاطر کر کے ان دوسری حدیثوں کو موضوع قرار دیتے مگر اب مشکل تو یہ آپڑی ہے کہ انہیں دونوں کتابوں میں یہ دونوں قسم کی حدیثیں موجود ہیں۔

اب جب ہم ان دونوں قسم کی حدیثوں پر نظر ڈال کر گرداب حیرت میں پڑ جاتے ہیں کہ کس کو صحیح سمجھیں اور کس کو غیر صحیح تب عقل خداداد ہم کو یہ طریق فیصلہ کا بتاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اعتراض نہیں انہیں کو صحیح سمجھنا چاہیئے۔''

محترم قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ کس طریقے سے مرزا غلام احمد قادیانی احادیث نبویہ کو متعارض اور متناقض قرار دیتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کر رہا ہے اب آپ کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کے پھیلائے ہوئے شکوک و شبہات کا رد پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں اس کے بعد آپ کے سامنے احادیث کی صحت اور ضعف کے بارے میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی کا نظریہ پیش کروں گا۔ان شاء اللہ

محترم قارئین اب مرزا قادیانی کے پھیلائے گئے شبہات کا جواب ملاحظہ فرمائیے لیکن اس سے پہلے اس بات کو اپنے ذہن نشین کر لیجیے کہ نبی کریم ﷺ کو دجال کے بارے میں بیک وقت سارا علم نہیں دیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتدریج رہنمائی کی گئی ہے یہی وجہ تھی کہ نبی کریم علیہ السلام کی طرف سے ابن صیاد پر صرف شبہ کا اظہار کیا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسے قتل کرنے سے بھی منع کیا گیا تھا نہ کہ اسے حقیقت میں دجال قرار دیا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ جو لکھا ہے کہ:

”لیکن دوسری حدیثوں سے ظاہر ہے کہ بالآخر اس پر یقین کیا گیا کہ یہی دجال معہود ہے۔“

قارئین کرام !مرزا قادیانی کی یہ بات بالکل سفید جھوٹ ہے کسی بھی صحیح حدیث میں یہ بات موجود نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یقین کر لیا تھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے اب آتے ہیں اس کے دوسرے شبے کی طرف کہ ابن صیاد کے ماتھے پر ”ک۔ف۔ر“ نہیں لکھا تھا تو اسے دجال کیوں سمجھ لیا گا اس ضمن میں گذارش ہے کہ جب دجال قرب قیامت ظاہر ہوگا یہ ساری علامات اس وقت ظاہر ہونی ہیں نہ کہ قیامت سے ہزاروں سال قبل۔ایک اور بات جو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اس تحریر میں لکھی ہے کہ ”میں سخت متعجب اور حیران ہوں کہ اگر سچ مچ دجال معہود آخری زمانہ میں پیدا ہونا تھا یعنی اس زمانہ میں کہ جب مسیح ابن مریم ہی آسمان سے اتریں تو پھر قبل از وقت یہ شکوک وشبہات پیدا ہی کیوں ہوئے“ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کہہ کر ایک بہت بڑا دھوکا دینے کی کوشش کی ہے کہ دجال کے آخری زمانہ میں پیدا ہونا لکھا ہے جبکہ کسی بھی حدیث میں دجال کے آخری زمانہ میں پیدا ہونے کا ذکر نہیں بلکہ دجال کے ظہور کا ذکر ہے آخری گذارش یہ کہ صحیحین کی ان احادیث میں قطعاً کوئی تعارض یا تناقض نہیں بلکہ بات صرف اتنی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو دجال کے بارے میں بتدریج علم دیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گیا تھا جب تک دجال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح بات نہیں بتائی گئی تھی اس وقت تک ابن صیاد پر دجال کا شبہ کیا گیا لیکن جب تمیم داری رضی اللہ عنہ والا واقعہ رونما ہوا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے واضح لفظوں میں بتا دیا کہ وہی حقیقی دجال ہے جو قرب قیامت ظاہر ہوگا۔

محترم قارئین !اب ایک اور شبے کا ازالہ کرتا چلوں جو یہ ہے کہ اگر دجال کے ماتھے پر ''ک۔ف۔ر'' لکھا ہوگا تو لوگ اس پر ایمان کیونکر لائیں گے؟ اس کا سادہ سا جواب یہی ہے کہ جس طرح لوگ آج کل کے زمانے میں سگریٹ کی ڈبی پر واضح طور پر مضر صحت لکھا ہوا ہونے کے باوجود سگریٹ نوشی کرتے ہیں اسی طرح لوگ دجال کی پیشانی پر ''ک۔ف۔ر'' لکھا ہونے کے باوجود ایمان لے آئیں گے۔

قارئین کرام !مرزا غلام احمد قادیانی تمیم داری رضی اللہ عنہ والی روایت پر اعتراضات کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''ابوسعید (مولانا بٹالوی) نے ہرگز ہرگز ابن صیاد کے دجال ہونے سے انکار نہیں کیا ایک امر کا کسی پر مشتبہ ہونا اور چیز ہے تمیم داری کا بھی انکار ثابت نہیں کیونکہ تمیم داری نے گرجا والے دجال کی نسبت اپنا یقین ظاہر نہیں کیا صرف ایک خبر سنادی اور مجرد خبر سنانے کے انکار لازم نہیں آتا اور وہ خبر جرح سے خالی بھی نہیں کیونکہ تمیم داری کہتا ہے کہ اس دجال نے غیب کی باتیں اور آئندہ میں ظاہر ہونے والی پیشگوئیاں کھلے کھلے طور پر سنائیں اور یہ امر قرآن کے مخالف ہے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے: (لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ) یعنی خدائے تعالیٰ کھلے کھلے طور پر کسی کو اپنے غیب پر بجز رسولوں کے یعنی بجز ان لوگوں کے جو وحی رسالت یا وحی ولایت کے ساتھ مامور ہوا کرتے ہیں اور منجانب اللہ سمجھے جاتے ہیں مطلع نہیں کرتا مگر دجال نے تو اس جگہ غیب کی پکی پکی خبریں سنائیں اب سوال یہ ہے کہ وہ رسولوں کی کس قسم میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تھا؟ کیا وہ حقیقی طور پر منصب رسالت رکھتا تھا یا نبی تھا یا محدث تھا؟ ممکن نہیں کہ خدائے تعالیٰ کے کلام میں کذب ہو اور آنحضرت ﷺ نے جو تمیم داری کے قول کی تصدیق کی یہ تصدیق درحقیقت اس شخص اور معین آدمی کی نہیں جو تمیم داری کے ذہن میں تھا بلکہ عام طور پر ان واقعات کی تصدیق ہے جو آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ دجال آئے گا اور مدینہ اور مکہ میں نہیں جا سکے گا۔ اور اس جگہ کسی لفظ سے ثابت نہیں ہوتا کہ وحی الٰہی کے رو سے آنحضرت نے تمیم داری کی تصدیق کی۔ بلکہ معمولی طور پر اور بشری عادت کی طرز سے بغیر لحاظ کسی خصوصیت کے چند واقعات کی تصدیق کی تھی اور حدیث کے لفظوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمیم داری کے اس لفظ کی جو دجال ایک جزیرے میں تھا۔ آنحضرت ﷺ نے تصدیق نہیں کی بلکہ ایک طور سے انکار کیا کیونکہ لفظ حدیث کے یہ ہیں۔ الا انہ فی بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ماھو وامابیدہ الی المشرق یعنی آگاہ ہو کیا تحقیق دجال اس وقت شام کے دریا میں ہے یا یمن کے دریا میں۔ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے نکلے گا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ ماھو کے لفظ میں اشارہ کیا کہ بذاتہٖ وہ نہ نکلے گا بلکہ اس کا مثیل نکلے گا۔ تمیم داری نصاریٰ کی قوم میں سے تھا اور نصاریٰ ہمیشہ ملک شام کی طرف سفر کرتے ہیں۔ سو آنحضرت ﷺ نے تمیم داری کے اس خیال کو رد کر دیا کہ وہ شام کے دریا میں کسی جزیرہ میں دجال کو دیکھ آیا ہے اور فرمایا کہ دجال مشرق کی طرف سے نکلے گا جس میں ہندوستان داخل ہے۔"

(الحق بحث دہلی صفحہ 116 تا 118 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 118 تا 120)

قارئین کرام! اپنی اس تحریر میں تمیم داری رضی اللہ عنہ والی روایت کو موضوع ثابت کرنے اور احادیث کے بارے میں تشکیک پیدا کرنے کے لئے بہت بڑے دجل سے کام لیا ہے۔ پہلے تو اس نے اس روایت کو قرآن کریم کے خلاف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور دلیل یہ پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ہے کہ:

''تمیم داری کہتا ہے کہ اس دجال نے غیب کی باتیں اور آئندہ میں ظاہر ہونے والی پیشگوئیاں کھلے کھلے طور پر سنائیں اور یہ امر قرآن کے مخالف ہے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے: (لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ) یعنی خدائے تعالیٰ کھلے کھلے طور پر کسی کو اپنے غیب پر بجز رسولوں کے یعنی بجز ان لوگوں کے جو وحی رسالت یا وحی ولایت کے ساتھ مامور ہوا کرتے ہیں اور منجانب اللہ سمجھے جاتے ہیں مطلع نہیں کرتا مگر دجال نے تو اس جگہ غیب کی پکی پکی خبریں سنائیں اب سوال یہ ہے کہ وہ رسولوں کی کس قسم میں سے تھا؟ کیا وہ حقیقی طور پر منصب رسالت رکھتا تھا یا نبی تھا یا محدث تھا؟ ممکن نہیں کہ خدائے تعالیٰ کے کلام میں کذب ہو۔''

یہاں پر مرزا قادیانی نے صریحًا کذب بیانی کا مظاہرہ کیا ہے کہ دجال نے غیب کی خبریں بتائی ہیں حالانکہ اس روایت میں ایسی کوئی بات نہیں، بات صرف اتنی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہوگا کہ جب دنیا میں یہ حالات پیدا ہوں گے اور یہ علامات ظاہر ہوں گی تو تجھے تب آزاد کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ دجال نے تو صرف تمیم داری رضی اللہ عنہ سے سوال کیے ہیں نہ کہ کوئی پیشگوئی کی ہے اگر وہ غیب کا علم جانتا ہوتا تو سوال کیوں پوچھتا؟ اس بات پر حاشیہ آرائی کر کے مرزا قادیانی نے اس صحیح حدیث کو نہ صرف موضوع ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی بلکہ لوگوں کے دلوں میں تشکیک کا بیج بھی بونے کی کوشش کی ہے۔

قارئین کرام! دوسری بات اپنی اس تحریر میں مرزا قادیانی نے یہ کہی کہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تمیم داری کے قول کی تصدیق کی یہ تصدیق درحقیقت اس شخص اور معین آدمی کی نہیں جو تمیم داری کے ذہن میں تھا بلکہ عام طور پر ان واقعات کی تصدیق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دجال آئے گا اور مدینہ اور مکہ میں نہیں جا سکے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! یہاں پر بھی متنبی قادیاں نے واضح طور پر دجل سے کام لیا ہے حالانکہ نبی ﷺ نے تمیم داری رضی اللہ عنہ کے واقعہ کو اپنی زبان مبارک سے بیان کر کے اس کی تصدیق کی ہے نہ کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا اور نبی ﷺ نے پھر کہا ہو کہ میں جو کہتا تھا وہ سچ ثابت ہو گیا۔ آیئے اب اس روایت میں نبی کریم ﷺ کے واضح الفاظ بھی ملاحظہ فرمائیں:

اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ

''خبردار! کیا میں نے تمہیں یہ باتیں بتائیں نہ تھیں؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے تمیم کی بات اچھی لگی، وہ اسی کے مطابق ہے جو میں نے تم لوگوں کو بتایا تھا۔''

اتنی واضح بات کے بعد اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کس طرح مرزا قادیانی نے دجل کا مظاہرہ کیا ہے۔ چوتھی بات اپنی تحریر میں مرزا قادیانی نے یہ بیان کی کہ

''اس جگہ کسی لفظ سے ثابت نہیں ہوتا کہ وحی الٰہی کے رو سے آنحضرت نے تمیم داری کی تصدیق کی۔ بلکہ معمولی طور پر اور بشری عادت کی طرز سے بغیر لحاظ کسی خصوصیت کے چند واقعات کی تصدیق کی تھی اور حدیث کے لفظوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمیم داری کے اس لفظ کی جو دجال ایک جزیرے میں تھا۔ آنحضرت ﷺ نے تصدیق نہیں کی بلکہ ایک طور سے انکار کیا۔''

یہ بھی مرزا قادیانی کا بہت بڑا دھوکہ ہے یاد رکھئے دجال کا مسئلہ دین اسلام سے وابستہ ہے نہ کہ دنیاوی معاملات سے اور دین کے معاملے میں نبی ﷺ اپنی ذاتی رائے یا اجتہاد سے کوئی بات نہیں کہتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

پانچویں بات مرزا قادیانی نے اپنی تحریر میں یہ لکھی کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"آنحضرت ﷺ نے تصدیق نہیں کی بلکہ ایک طور سے انکار کیا کیونکہ لفظ حدیث کے یہ ہیں۔ الا انه في بحر اليمن لا بل من قبل المشرق ماهو واوما بيده الى المشرق یعنی آگاہ ہوگیا تحقیق دجال اس وقت شام کے دریا میں ہے یا یمن کے دریا میں۔ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے نکلے گا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ ماھو کے لفظ میں اشارہ کیا کہ بذاتہٖ وہ نہ نکلے گا بلکہ اس کا مثیل نکلے گا۔ تمیم داری نصاریٰ کی قوم میں سے تھا اور نصاریٰ ہمیشہ ملک شام کی طرف سفر کرتے ہیں۔ سو آنحضرت ﷺ نے تمیم داری کے اس خیال کو رد کر دیا کہ وہ شام کے دریا میں کسی جزیرہ میں دجال کو دیکھ آیا ہے اور فرمایا کہ دجال مشرق کی طرف سے نکلے گا جس میں ہندوستان داخل ہے۔"

قارئین کرام! پہلی بات تو یہ ذہن میں رکھئے کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ والی روایت میں قطعاً اس بات کی وضاحت موجود نہیں کہ وہ کس سمندر میں گئے تھے بلکہ مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے قیاس کر کے ایک کہانی گھڑ لی اور کہہ دیا کہ نبی ﷺ نے تمیم داری رضی اللہ عنہ کی بات کا انکار کیا ہے حالانکہ حدیث میں واضح طور پر موجود ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں ان کو تمیم داری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ:

"وہ لخم اور جذام کے تیس لوگوں کے ساتھ ایک سمندری بیڑے میں سوار ہوئے۔ سمندر کی موج (سمندری طوفان) مہینہ بھر انہیں سمندر میں ادھر ادھر پٹختی رہی، یہاں تک کہ (ایک دن) غروب آفتاب کے وقت وہ سمندر میں ایک جزیرے کے کنارے جا لگے"۔

جب یہ ہی نہیں واضح کہ وہ جزیرہ کس سمندر میں تھا اور سمندری طوفان انہیں کس جزیرے پر لے کر گیا تھا تو اپنی طرف سے قیاس کر کے نبی ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا مرزا قادیانی کا ہی خاصہ ہے اوپر سے مرزا قادیانی کا یہ لکھ دینا بھی نبی ﷺ کی طرف بہت بڑا جھوٹ منسوب کرنا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور فرمایا کہ دجال مشرق کی طرف سے نکلے گا جس میں ہندوستان داخل ہے۔''

حالانکہ حدیث میں ہندوستان کا ذکر تک نہیں۔

اسی طرح مرزا قادیانی نے حدیث میں موجود لفظ ''مـا ھـو'' سے بھی دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے حالانکہ یہاں پر ''مـا'' نافیہ نہیں ہے بلکہ ''مـا'' موصولہ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ جو بھی ہے وہ مشرق میں ہے کیونکہ ''مـاھـو'' سے پہلے لفظ ''بل'' بھی موجود ہے۔ اس لیے اگر ہم یہاں پر ''مـاھـو'' میں لفظ ''مـا'' کو نافیہ مان لیں تو حدیث کے دونوں حصوں میں تضاد پیدا ہو جائے گا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ ''مـاھـو'' میں ''مـا'' نافیہ نہیں بلکہ موصولہ ہے۔ مزید یہ کہ مرزا قادیانی نے اپنی تحریر میں یہ لکھ کر کہ ''ماھو کے لفظ میں اشارہ کیا کہ بذاتہ وہ نہ نکلے گا بلکہ اس کا مثیل نکلے گا۔'' دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے حالانکہ حدیث میں واضح طور پر بنفسہ دجال کا ذکر ہے نہ کہ کسی مثیل کا۔

قارئین! اب میں آپ کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کا احادیث کی صحت جانچنے کا معیار اسی کی ایک تحریر سے پیش کرتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''میرا یہ بھی مذہب ہے کہ اگر کوئی امر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً کسی حدیث کی صحت یا عدم صحت کے متعلق تو گو علمائے ظواہر اور محدثین اس کو موضوع یا مجروح ٹھہراویں مگر میں اس کے متقابل اور معارض کی حدیث کو موضوع کہوں گا اگر خدا تعالیٰ نے اس کی صحت مجھ پر ظاہر کر دی ہے جیسے لَا مَھْدِیْ اِلَّا عِیْسٰی والی حدیث ہے محدثین اس پر کلام کرتے ہیں مگر مجھ پر خدا تعالیٰ نے یہی ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ میرا مذہب میرا ہی ایجاد کردہ مذہب نہیں بلکہ خود یہ مسلم مسئلہ ہے کہ اہلِ کشف یا اہلِ الہام لوگ محدثین کی تنقید حدیث کے محتاج اور پابند نہیں ہوتے۔''

(ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی جلد 2 صفحہ 45 طبع چہارم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزید لکھا کہ:

''اہل کشف جو لوگ ہوتے ہیں وہ احادیث کی صحت کے لیے محدثین کے اصول تنقید احادیث کے پابند نہیں ہوتے بلکہ وہ بعض اوقات ایک صحیح حدیث کو ضعیف ٹھہرا سکتے ہیں یا ضعیف کو صحیح کیونکہ وہ براہ راست اللہ تعالی یا رسول اللہ ﷺ سے اطلاع پاتے ہیں جب یہ بات ہے تو پھر مسیح موعود جو حکم ہو کر آئے گا کیا اس کو یہ حق نہ ہوگا کہ وہ احادیث کی صحت اس طریق پر کر سکے؟''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 378 ایڈیشن 1988)

مرزا غلام احمد قادیانی مزید ایک مقام پر کہتا ہے کہ

''میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں ہے بلکہ میری حیثیت سنن انبیاء کی سی حیثیت ہے۔ مجھے ایک سماوی آدمی مانو پھر یہ سارے جھگڑے اور تمان نزاعین جو مسلمانوں میں پڑی ہوئی ہیں ایک دم میں طے ہو سکتی ہیں جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر حکم بن کر آیا ہے جو معنی قرآن شریف کے وہ کرے گا وہی صحیح ہوں گے اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دے گا وہی حدیث صحیح ہو گی۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 399 ایڈیشن 1988)

محترم قارئین! اب آپ کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک اور بیان پیش کیے دیتا ہوں جس میں موصوف اہل کشف کا براہ راست نبی ﷺ سے احادیث سننے کا عقیدہ پیش کر رہے ہیں اور احادیث بھی وہ جو کسی بھی احادیث کی کتاب میں موجود نہ ہوں چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''بعض اہل کشف آنحضرت ﷺ سے براہ راست ایسی احادیث سنتے ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوتیں یا موجودہ احادیث کی تصدیق کر لیتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 647 ایڈیشن 1988)

☆..... ☆...... ☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

دجال کی حقیقت نبی ﷺ پر منکشف ہوئی یا مرزا قادیانی پر؟

محترم قارئین! مرزا قادیانی جیسے مخبوط الحواس شخص کا کہنا ہے کہ دجال، ابن مریم اور یاجوج ماجوج کی حقیقت نبی کریم ﷺ پر منکشف نہیں ہوئی تھی بلکہ مجھ پر منکشف ہوئی ہے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ مرزا قادیانی خود رقمطراز ہے کہ:

''اگر آنحضرت ﷺ پہ ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی، ظاہر فرمائی گئی ہو اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی خوبی کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں؟''

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن، جلد 3، ص 473)

جبکہ اپنے بارے میں لکھتا ہے کہ:

اَمَّا الدَّجَّالُ فَاسْمَعُوْا اُبَیِّنَ لَکُمْ حَقِیْقَتَهٗ مِنْ صَفَآءِ اِلْهَامِیْ وَزَلَالِیْ۔ وَهُوَ حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ تَقَفْتُ لِلْمُخَالِفِیْنَ تَثْقِیْفَ الْعَوَالِیْ۔ خُذُوْهُ وَلَا تَکُوْنُوْا نَاسِیْنَ اَوْ مُتَنَاسِیْنَ۔

''ترجمہ: جہاں تک دجال کا تعلق ہے تو توجہ سے سنو میں اپنے صاف الہام سے اس حقیقت کو کھول کر بیان کرتا ہوں اور یہ ایک مضبوط اور نیزے کی طرح کاٹنے والی دلیل ہے مخالفین کے لئے اس کو اچھی طرح پکڑ لو اور اس کو نہ بھولو اور نہ بھولنے والے بنو۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 554 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 554)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! جیسا کہ میں نے ابتداء میں بتایا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مقصد دین اسلام کے مدمقابل حقیقی اسلام کے نام پر ایک ایسے مذہب کا احیاء کرنا تھا جس کا دین اسلام کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک یاجوج ماجوج سے مراد روس اور انگریز ہیں، دجال کے گدھے سے مراد ریل گاڑی اور عیسیٰ ابن مریم سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ابن چراغ بی بی خود اور دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں جو مرزا قادیانی کو لاحق تھیں جن کے بارے میں خود لکھتا ہے کہ:

''احادیث میں ہے کہ مسیح موعود دو زرد چادروں میں اترے گا ایک چادر بدن کے اوپر کے حصے میں اور دوسری چادر بدن کے نیچے کے حصے میں۔ سو میں نے کہا کہ یہ اس طرف اشارہ تھا کہ مسیح موعود دو بیماریوں کے ساتھ ظاہر ہوگا کیونکہ بوجہ تعبیر کے علم میں زرد کپڑے سے مراد بیماری ہے اور وہ دونوں بیماریاں مجھ میں ہیں یعنی ایک سر کی بیماری اور دوسری کثرت پیشاب اور دستوں کی بیماری۔''

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 43,44 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 20، ص 46)

قارئین کرام! قابل غور بات تو یہ ہے کہ حدیث میں دو زرد چادروں کا ذکر ہوا ہے اور مرزا صاحب شکار ہیں تین بیماریوں کے۔ ایک سر کی بیماری دوسری کثرت پیشاب اور تیسری دستوں کی بیماری۔ کثرت پیشاب کا بھی یہ حال کہ بعض دفعہ دن میں سو سو مرتبہ پیشاب کرتا۔ یہ بھی میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی خود لکھتا ہے کہ:

''مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض وقت سو سو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آتا ہے۔''

(نسیم دعوت صفحہ 67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، ص 434)

☆......☆......☆

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم !

حضرات گرامی قدر! یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ابتدائے آفرینش سے ہی حق و باطل کے درمیان معرکہ آرائی جاری ہے۔ اور یہ قیامت تک جاری رہے گی۔ لیکن موجودہ دور میں دین اسلام کے خلاف کفار کی سازشیں عروج پر ہیں ایک طرف سوشل میڈیا پر الحاد کو پھیلایا جا رہا ہے تو دوسری طرف پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے مسلم نوجوانوں کے دل و دماغ میں احادیث نبویہ کے متعلق شکوک وشبہات پھیلائے جا رہے ہیں۔ ایک طرف مسلمانوں کو دین اسلام سے منحرف کرنے کے لئے یہودی لابی سرگرم عمل ہے تو دوسری طرف حقیقی اسلام کے نام پر قادیانی لابی مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں صف اول کا کردار ادا کر رہی ہے۔ ایسے کٹھن حالات میں ہماری سیاسی تنظیمیں ان فتنوں کا مقابلہ کرنے کیلئے صرف اپنے اپنے مفادات کی اسیر نظر آتی ہیں تو مذہبی تنظیمیں بھی اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہیں، ان حالات میں خاتم النبیین اکیڈمی کے پلیٹ فارم سے بندہ ناچیز نے تن تنہا ان فتنوں کے خلاف کام کا آغاز کیا تو اس عاجز کی کوششوں سے الحمدللہ پچیس سے زائد قادیانی دین اسلام میں داخل ہو چکے اور اب تک 23 کتب لکھ چکا ہوں جن میں 6 شائع ہو چکیں باقی وسائل کی عدم دستیابی کے سبب اشاعت کی منتظر ہیں بتوفیق الٰہی اب سلسلہ وار مجلہ پیغام خاتم النبیین کا اجراء کر رہا ہوں، اسی طرح www.truemuslimweb.com کے نام سے ایک عدد ویب سائٹ کا اجراء بھی کیا جا چکا۔ آیئے اپنی نوجوان نسل کو گمراہی سے بچانے کے لئے ہمارے مدد و معاون بنئے اس میگزین کو گھر گھر پہنچایئے اسی طرح مستقل بنیادوں پر کم از کم ایک ہزار روپے ماہانہ فنڈ ضرور اس مقصد کے لئے دیجئے تاکہ ہم مزید دین کے دفاع کا کام کر سکیں آپ کی طرف سے بھیجی گئی رقم صرف اور صرف دین اسلام کے دفاع پر خرچ ہوگی اور اس بات کا ہمارے اور آپ کے مابین اللہ تعالیٰ ضامن ہے

والسلام

عبیداللہ لطیف ناظم خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد
www.truemuslimweb.com

ناشر خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد
0304-6265209
0313-6265209